

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

اٹھائیسوائی اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 26 اکتوبر 2020ء بر طبق 8 ربیع الاول 1442 ہجری، بروز سوموار۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	تعجب دلاؤں نوں۔	4
3	وقفہ سوالات۔	17
4	رخصت کی درخواستیں۔	23
5	سرکاری کارروائی براۓ قانون سازی۔	24
6	مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 29 منجانب میرضیاء اللہ لانگو۔	37
7	مشترکہ قرارداد نمبر 30 منجانب میر ظہور احمد بلیدی۔	38

## ایوان کے عہد پدار

اپیکر میر عبدالقدوس بن نجوی اپیکر سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کا کڑ  
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبد الرحمن  
چیف رپورٹر۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 اکتوبر 2020ء بمقابلہ 8 ریج الاؤل 1442 ہجری، بروز سوموار، بوقت شام 5 بجگر 30 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن نجف، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الانڑا آیات نمبر ۲۳ تا ۲۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تجھے کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔ اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔ اُس دن اُنکے چہرے آگ میں اُلٹ پکٹ کیتے جائیں گے۔ حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش کہ ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔ صدق اللہُ الْعَظِیْمُ۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - وفقہ سوالات۔ اصغر علی ترین صاحب اپنا سوال نمبر 182 دریافت فرمائیں۔ اصغر علی ترین نہیں ہیں اس کو نمٹا دیتے ہیں۔ میرزادہ علی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 240 دریافت فرمائیں۔ منظر صاحب آج نہیں ہیں۔ میرے خیال میں منظر صاحب کو دیکھیں۔ جب تک بی واسا کے سوالات کو شروع کرتے ہیں۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب! اپنا سوال نمبر 315 دریافت فرمائیں، جب تک منظر صاحب تشریف لائیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** Thank you Mr.Speaker. Question No.315

**جناب اسپیکر:** جی منظر صاحب۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب نور محمد ذمہر (وزیر مکملہ پلک ہیلٹھ انجینئرنگ و بنی واسا):** جناب اسپیکر! یہ واسا کا جو کیس ہے وہ sub judice ہے۔ میرے خیال میں کورٹ کا معاملہ یہاں discuss نہیں ہونا چاہیے۔ جبکہ وہ کورٹ میں گئے ہیں اور کیس وہاں چل رہا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جواب آپ نے دیا ہے اس میں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جواب آپ نے دیا ہے تو اُس وقت sub judice question میرا یہ تھا کہ۔۔۔

**جناب اسپیکر:** ابھی ہو گیا ہے ناں، ابھی اس کو پھر discuss نہیں کر سکتے۔ اُس ظالم جب آپ نے کہا تھا اُس وقت نہیں تھا۔ لیکن آپ یہ عدالت میں ہے میرے خیال میں اس کو پھر defer کرتے ہیں جب تک یہ عدالت سے نکلیں۔ یہ 346 بھی اُسی میں آتا ہے؟ چلیں دونوں جب یہ عدالت سے case نکلیں تو اُس وقت پھر دوبارہ ان کو اسمبلی کی زینت بنا دیں۔ جب تک توجہ دلاؤ نوٹس نہیں نہادیتے ہیں۔ وفقہ سوالات کو توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ جناب اختر حسین لاگو صاحب، رکن اسمبلی اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

### توجہ دلاؤ نوٹس

**میرا ختر حسین لاگو:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - شکریہ جناب اسپیکر۔ میں اختر حسین لاگو، رکن صوبائی اسمبلی وزیری مال کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ صدر الدین ہاشمی کو گوارڈ میں سائز ہے تین سو ایکٹر ز میں الٹ کی گئی ہے جبکہ مذکورہ الٹ کردہ اراضی گوارڈ ماسٹر پلان کا حصہ ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ

زمین کسی شخص کو الٹ کرنے کی کیا وجہات ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

**جناب اسپیکر:** جی وزیر مکملہ مال توجہ دلا و نوٹس کی بابت وضاحت فرمائیں۔

**میر سعید احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال):** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! 2005ء میں ہاشوانی گروپ کو تقریباً کوئی ایک ہزار ایکڑ کے قریب زمین الٹ کی گئی تھی۔ اس زمانے میں کوئی چھ سوا ایکڑ کے قریب زمین کے پیے جمع کر کے لے لیتے تھے۔ لیکن 333 ایکڑ کے قریب زمین انہوں نے نہیں لی پیے جمع نہیں کیے۔ پھر میرے خیال میں 2010ء میں یہ لوگ دوبارہ یہ زمین لینے کے لیے آئے۔ تو پھر ہائی کورٹ کے کچھ issues میں آگئے اُن کو روک لیا گیا تھا۔ لیکن پھر ابھی انہوں نے دوبارہ MBR کے کورٹ میں یہ appeal دائر کی۔ پھر MBR نے کوئی دلائل دیے یہ 333 کے حوالے سے تو اُن کو دوبارہ MBR نے allot کر دیا۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے DC, GDA دوبارہ court full میں انہوں نے appeal دائر کی اس کے خلاف، تو court full نے یہ توڑ دیا ہے۔ یہ ابھی واپس گورنمنٹ کو ملا ہے، یہ ہاشوانی گروپ کو یہ بھی نہیں ملا لیکن اس کے ساتھ جو پُرانے تقریباً 12240 کے قریب تھے 2016ء میں بھی اُن کے خلاف اُس وقت کے کلکٹر کورٹ میں گئے۔ وہ بھی case چل رہا تھا تو ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق انہوں نے MBR کے court میں بھیجا۔ court کے حکم کے تحت یہ ساری زمینیں cancel ہوئی ہیں۔ اور واپس گورنمنٹ آف بلوچستان کو یہ زمین واپس مل گئی ہے۔ ابھی کسی individual investor کے پاس یہ زمین نہیں ہے سب کے cancel ہو کر واپس گورنمنٹ آف بلوچستان کے پاس ہیں۔ جس طرح اختر لانگونے کہا جنوبی انکا واقعی ایک اہم موضع ہے اور town down بھی master plan کے تحت اسی کا حصہ ہے۔ تو ابھی جو اہم projects ہیں گورنمنٹ اسی پر انشاء اللہ تعالیٰ جلد شروع کرے گی۔ اور یہ زمین ابھی cancel ہو گئی ہے کسی کے پاس نہیں ہے یہ واپس گورنمنٹ کو آگئی ہے۔

**میر اختر حسین لانگو:** میں تھوڑی سی تفصیل آپ کو بتاؤں یہ میں پرانی جب 2002ء کی اسمبلی تھی جام یوسف صاحب کی حکومت تھی۔ اُن کے دور میں یہ 1000 ایکڑ اُن کو allot ہوئی تھی۔ اُس کے بعد انہوں نے 600 کچھ ایکڑ کے پیے جمع کر دیے، باقی کے پیے انہوں نے جمع نہیں کیے تاہم پر یہ time barred ہو گیا۔ 2010ء میں، جیسے سعید صاحب نے کہا۔ جب زمینوں کے rate بڑھ گئے اُس وقت ہاشوانی نے خود اُس کو گورنمنٹ کے ساتھ agree کر لیا کہ ٹھیک ہے میں نے جتنے پیے جمع کیے ہیں مجھے وہ زمین دے دیں باقی زمینوں کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ باقیوں کے پیے میں نہیں بھروسے گا، اُس وقت ان کو دیے گئے تھے ایک لاکھ

بیس ہزار روپے فی ایکٹر۔ جناب والا! جب 2010ء میں زمینوں کی قیمت بڑھ گئی اُس وقت دوبارہ انہوں نے apply کی کہ ہماری باقی ماندہ زمینیں جو 336 کے قریب ہیں جیسے سلیم صاحب کہہ رہے ہیں لیکن وہ 350 کے قریب وہ زمینیں ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ زمینیں بھی مجھے واپس کی جائیں۔ اب میں وہ لینا چاہتا ہوں تو اُس وقت گورنمنٹ نے انکار کر دیا کہ آپ نے timely an کے پیسے جمع نہیں کیے، اب وہ زمین آپ کو نہیں مل سکتی۔ جناب والا! اسی زمین پر یہ جو CBD کا ایک area declare کیا ہے گوادر میں جو ایک business district or business bay آپ کا بنے گا گوادر کا۔ ابھی recently کوئی پانچ چھ ماہ پہلے GDA کی governing body میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ گوادر کا master plan جو بنایا ہے اُس میں اُس کے center میں آرہی ہے۔ اور ابھی جو گورنمنٹ نے ان کو allow کیا تھا ہاشوانی گروپ کو اُسی 120,000 روپے میں جو باقی جو 1350 ایکٹر کے قریب زمینیں ہیں وہ اُسی 120,000 روپے میں اس گورنمنٹ نے agree کیا ہے اُن کے ساتھ یہ زمینیں انکوڈے دیں۔ جناب والا! اُس میں اس وقت بھی جو market rate ہے یہ 5 کروڑ سے شروع ہوتے ہیں۔ آپ کے sea facing میں جو زمینیں آتی ہیں وہ 20 کروڑ روپے کی ایک ایکٹر بک رہی ہے۔ اس میں میرے کہنے کا مطلب ہے اس مسئلے کو اسمبلی میں بھی لانے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں گورنمنٹ کی بد نیتی شامل ہے اور ہماری شنید میں یہ آیا ہے جناب والا! کہ گورنمنٹ کی ایک اہم شخصیت کے کچھ رشتہ دار اس میں involve ہیں ہاشوانی کے ساتھ پہلے اُن کا اسی condition پر سودا ہو چکا ہے ان زمینوں کا کے یہ زمینیں آپ اتنے پر ہمیں دیں گے اور وہ جو آپ کی پرانی allotment ہے ہم اُس کو restore کروائیں گے۔ یہ اسی condition میں یہ جو پرانا order جو ان کا allotment order ہے، اسی restore کے بعد اس اہم شخصیت کو جن کا کراچی سے تعلق ہے جو ایک اہم حکومتی ذمہ دار کی عزیز بھی ہیں۔ یہ زمینیں ہاشوانی اور اُس کا already Sodha ہو چکا ہے۔ اور اُسی سودے کی بنیاد پر اُسی میں یہ شرائط موجود ہیں کہ پرانی allotment جو چکی تھی ان کو restore کیا جا رہا ہے پرانے rates پر۔ جب کہ وہاں اس وقت بھی، حمل کلمتی صاحب بیٹھے ہیں اُس علاقے کے MPA ہیں وہاں ابھی بھی اس area میں جہاں یہ 1350 ایکٹر ہے وہاں 5 سے لے کر 20 کروڑ تک مختلف areas ہیں جو sea facing کی زمینیں ہیں وہ زیادہ مہنگی ہیں باقی 5 کروڑ سے minimum price ان زمینوں کی فی ایکٹر کی ہے۔ اور ان کی maximum price جاتی ہے 20 کروڑ روپے میں۔

اور گورنمنٹ کیا کر رہی ہے جناب والا! پرانے allotment order کو ایک لاکھ بیس ہزار کے عوض دوبارہ restore کر رہی ہے۔ تو کچھ ساتھی court میں بھی گئے ہیں۔ اس میں بد نیتی، کرپشن، اقرباً پوری یہ تمام چیزیں اس میں شامل ہیں تب ہی جا کر یہ 350 ایکڑ گواڑ کے master plan کو نظر انداز کر کے اس پر DC نے بھی اس کی مخالفت میں لکھا ہے۔ اور DG، GDA نے بھی کہا ہے کہ یہ زمینیں ہمارے master plan میں آ رہی ہیں لہذا یہ 350 ایکڑ اگر آپ ان کو دیں گے تو ہمارا disturb ہو جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** یہ میرے خیال میں supreme court نے cancel کر دیا ہے۔ جی منشہ صاحب جواب دے سکتے ہیں؟

**وزیر یحکمہ مال:** جس طرح اختر صاحب کہہ کر رہے ہیں، اس طرح نہیں ہے، گورنمنٹ کا کوئی بھی interfere ہے کیونکہ MBR کا اپنا ایک court ہوتا ہے، یہ فیصلے court کے ہیں وہ ہمارے domain میں بھی نہیں آتا ہے نہ ہم نے interfere کیا ہے۔ MBR نے ایک فیصلہ کیا، ایک individual court میں گیا، جو بھی باقی کیس انہوں نے اُس کے حق کو مانا لیکن گورنمنٹ اُس کے خلاف گئی ہے۔ DC کوں ہے اسی گورنمنٹ کا نمائندہ ہے، گورنمنٹ full court میں گئی ہے، court نے اس پورے case کو دوبارہ توڑا ہے۔ یہ court کا فیصلہ ہے گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** چلیں یہ clear ہو گیا۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! یہ MBR کا کام نہیں ہے۔ یہاں جو زمینوں کی allotment ہے وہ چیف منشہ کے اختیارات سے ہوئے ہیں۔ (مداخلت) ایک منٹ! سلیم صاحب آپ نے اپنی بات کر لی میں نے سن لیا۔ آپ مہربانی کر کے سن لیں پھر آپ جواب دے دیں۔ میں نے آپ کی بات تسلی سے سن لی۔ تو جناب اسپیکر! DC صاحب MBR کے نمائندے ہیں اور اسی MBR نے اور DC نے، گورنمنٹ نے 2010ء میں اس کو deny کیا تھا کہ time barred ہو چکا ہے یہ نہیں ہو سکتا جب اُس وقت یہی court جس کا سلیم کھوسہ صاحب فرمائے ہیں کہ اُن کا domain ہے ہمارا نہیں ہے۔ 2010ء میں انہوں نے اپنا domain استعمال کر کے انہوں نے انکار کر دیا۔ اب ہم اُس کا جواب چاہتے ہیں اب سلیم صاحب نے بات چھیڑ دی ہے۔ تو اب اس پر واضح کیا جائے کہ MBR پر وہ pressure کو نہ تھا جو 2010ء میں وہ انکار کرتا ہے اور 2020ء میں ہاشوانی کو زمین دے دیتا ہے۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں آپ کا point آگیا ہے منظر صاحب کا بھی point آگیا ہے۔ اس میں آپ لوگ بحث نہیں کریں۔

**وزیر مال:** یہ کوڑ ہے کوئی وہاں interfere کر سکتا ہے؟ اختر جان نا جانے کس طرح کی بتیں کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** بس۔ اب آتے ہیں وقفہ سوالات کی طرف۔ نہیں اس میں بحث نہیں کر سکتے۔

**میراختر حسین لاغو:** آب گواہ کا master plan جو بنانا ہے۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال سے ابھی وہ۔۔۔۔۔

**میراختر حسین لاغو:** کل میں جاؤں گا مجھے زمینیں گورنمنٹ allot کر کے دے دیں، کل ظہور صاحب جائیں گے، جمل جائیں گے کسی بھی private member کو زمینیں allot۔۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** جی اس پربات نہیں کر سکتے اگر۔۔۔۔۔

**میراختر حسین لاغو:** کسی بھی private member پر ہم زمینیں اس طرح گورنمنٹ کی بانٹتے جائیں تو master plan کھالے کر جائیں گے۔ لوگوں کے سروں پر تو master plan نہیں بنے گا۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر مال:** اس توجہ لاڈنوس پر جوبات تھی میں نے اُنکے سامنے رکھدی۔

**جناب اسپیکر:** آپ نے وہ دیا۔ منظر صاحب نے اس میں point دیا ہے۔ جی سردار صاحب۔

**سردار پار محمد نند (وزیر تعلیم):** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اسپیکر! یہ issue بہت اہم ہے اور اس وقت گورنمنٹ آف بلوچستان کا یہ جو موجودہ issue ہے اس پر کافی انگلیاں اٹھ رہی ہیں جس میں ہم بھی اُس کے حصہ دار ہیں۔ اور کافی چیزیں discuss ہو رہی ہیں۔ میں request کروں گا منظر روپیوں سے اور اپنے

قائد جام صاحب سے کہ 2003ء سے لیکر 2008ء میں بھی اربوں کھربوں روپے کی زمینیں ایک قاضی کی جھوٹے ایک اُس پر ہزاروں نہیں میرے خیال میں اگر لاکھوں نہیں تو کم سے کم چچاس ساٹھ ستر ہزار ایکڑ زمین۔

کیونکہ سلطان مسقط کی 80 ہزار ایکڑ زمین تھی اب اُسکا کوئی وجود نہیں ہے یہ کہاں گئی کس طرح گئی؟ تو میری آپ سے استدعا ہے اور leader of House سے بھی کہ وہ جب، اللہ اُن کو صحت دے کیونکہ آج شاید انہوں

نے دوبارہ twitt کیا ہے مجھے پتہ نہیں ہے کہ اُنکی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہے وہ آئیں اور اس کو thoroughly اسے کروایا جائے۔ کیونکہ یہ کسی ایک آدمی کی ملکیت جانیدا نہیں

ہے۔ اس زمین کو کوئی own نہیں کرتا۔ یہ بلوچستان کے بلوچ قبائل کی اور بلوچستان کے عوام کی ملکیت ہے۔ میری آپ سے یہ request ہے اس وقت تک اس کو pending میں رکھا جائے۔

**جناب اسپیکر:** اس کو تحریک کی شکل میں لائیں۔

**وزیر تعلیم:** اور سی ایم صاحب سے request کی جائے کہ thoroughly اس کی ہاؤس میں discussion کروائی جائے۔ اور اس کے بعد جو بھی result آتا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** اگر مطمئن نہیں ہیں، اس پربات نہیں کر سکتے اس کو تحریک کی شکل میں لائیں۔

**میر حمل کلمتی:** سردار صاحب نے گوادر کی زمین کو سلطان آف اومان کی ملکیت قرار دیا۔ سلطان آف اومان کا گوادر میں ایک انج زمین نہیں ہے۔ سلطان نے جہاں بھی آپ پُرانے دستاویزات وہاں لوگوں کو دیکھیں اُنہوں نے first time جو ہیلی اُتاری تھی ہیلی کیلئے بھی اُس local bandے سے permission لی تھی۔ گوادر کو جب لیا گیا، گوادر کو پاکستان نے خریدا اُسکی payment پینٹیس لاکھ روپے تھی جو سر آغا خان نے کی، اُس وقت ہماری حکومت کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے تھے۔ اور اس وقت بھی آپ کے گوادر میں ایک انج سرکاری زمین نہیں ہے۔ میں بارہا کہتا ہوں گوادر کی لوگوں کی زمینیں ہیں۔

**جناب اسپیکر:** چلوٹھیک ہے۔

**میر حمل کلمتی:** ان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ گوادر کی زمین بلوچستان کے لوگوں کی نہیں ہے وہاں بسنے والے اُن غریب لوگوں کی ہے جو ابھی تک پینے کے پانی کے لئے ترستے ہیں اور آپ ان سے کہہ رہے ہیں کہ یہ زمین سرکاری ہے۔ سرکار کی ایک انج زمین نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** اچھا۔

**میر حمل کلمتی:** دوسری بات آپ جو agreement اومان کے ساتھ ہوا ہے وہ آپ check کر لیں اومان اپنی حاکمیت نیچ رہا ہے۔ وہ گوادر کے لوگوں کو بھی نیچ رہا ہے؟ اومان کی جو چیزیں تھیں اُس میں ایک ہائی اسکول تھا سڑکیں تھیں تین چار قلعے تھے سرکاری عمارات تھیں وہ پاکستان گورنمنٹ کو مل گئے۔ اب لوگوں کی زمینیں آپ لوگ اٹھا کے دے دو گے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں وہ اس طرح کی بات نہیں ہوئی اُس پر تفصیلی discuss ہونی ہے سردار صاحب نے۔۔۔

**میر حمل کلمتی:** اس طرح تو پھر ہر کوئی اٹھ جائیگا۔ پھر پتہ نہیں ہر چیز۔۔۔

**وزیر تعلیم:** حمل! Excuse me!

**جناب اسپیکر:** وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ۔

**میر حمل کلمتی:** یہ صرف سب کی۔ پہلے تو ہماری زمینوں کو ہمیں کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا اس ملک میں اب گوادر کی زمینوں کی قیمت بڑھ گئی ہے تو سب آتے ہیں، سب کی نظریں گوادر کی زمینوں پر لگی ہوئی ہیں۔ یہ کونسا انصاف ہے؟

**جناب اسپیکر:** اُنکا مقصد یہ ہے کہ اس پر thoroughly discuss ہونی چاہیے۔

**وزیری گمہ تعلیم:** ایک second میں اپنی وضاحت کرو دو پھر آپ وضاحت کریں۔ مل صاحب! میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ زمینیں بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کی ہیں، حکومت کی میں نے state کی نہیں کی ہے۔ تو بلوچوں کی ملکیت ہے بلوچستان کے عوام کی ملکیت ہے۔ ہم نے کبھی بھی claim نہیں کیا کہ ہماری ہے۔

**میر حمل کلمتی:** آپ نے کہا کہ سلطان آف اومن کی 80 ہزار ایکٹر پیچی ہیں اور ان کے پاس زمینیں نہیں تھیں خاص نے بطور revenue تھی 700 ڈالر، گوادر port اُس وقت ہوتا تھا وہاں سے لکڑیاں وہاں سے export ہوتی تھیں fuel یہاں سے سب جگہ supply ہوتی تھی اور supply بھی ہمارے لوگوں کے پاس ہے ہمارے پشتوں کے، بزرگ جو تھے۔

**وزیری گمہ تعلیم:** مل صاحب! اگر۔۔۔

**میر حمل کلمتی:** اومن نے جب بھی permission مانگی ہے میرے پاس دستاویزات ہیں۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب اس پر explain کر رہے ہیں۔

**میر حمل کلمتی:** جو موجودہ airport ہے وہاں ہیلی کیلئے permission ہمارے داداں اور پرداداں نے دی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکر یہ۔

**وزیری گمہ تعلیم:** مل صاحب! میں اگر میری معلومات غلط ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں اگر آپ کو اعتراض ہے۔ میرے کہنے کا مقصد وہاں کے لوگوں کی ہے اور بلوچستان کے لوگوں کی، بلوچستان کا مقصد اگر آپ بلوچستانی نہیں ہیں تو پھر میں نے غلط کہا ہے۔

**میر حمل کلمتی:** بالکل ہم بلوچستانی ہیں۔ بلوچستان میں جہاں جہاں لوگ آباد تھے وہ زمین اُنہی لوگوں کا حق ہے۔

**وزیری گمہ تعلیم:** بالکل اُنہی کا ہے ہم آپ کا حق تسلیم کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی منش روینو صاحب۔

**جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر حکومہ مال):** جناب اسپیکر صاحب! توجہ دلا و نوٹس کے حوالے سے جوابات تھیں میں نے یہاں رکھی کہ یہ Court کا فیصلہ تھا جو بلوچستان گورنمنٹ یا منشی کے domain میں نہیں آتی ہے۔ انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا۔ اختر جان نے کہا کہ یہاں سے influence کیا گیا، وہاں سے کیا گیا۔ بلوچستان گورنمنٹ نے influence کر کے appeal full-bench میں دائر کی۔ اور بلوچستان گورنمنٹ کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے یہ ساری زمین cancel ہوئی۔ اور دوسرا بات جو سردار صاحب نے کی میں بالکل second کرتا ہوں سردار صاحب کی بات کو۔ کیونکہ گوادر کے اگر معاملات کو دیکھا جائے گوادر کے ساتھ وہاں کے جو اصل جو زمین کے مالک ہیں ان کے ساتھ بڑی زیادتی کی گئی ہے۔ یہ زمینیں بہت دفعہ ہوئیں، settled ہوئیں پھر cancel ہوئیں۔ اُس میں اتنی خامیاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! بالکل میں سردار صاحب کی بات کو second کرتے ہوئے اس کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ چند خاندانوں کو زمین سے نوازا گیا، دیا گیا۔ چھیرے بچارے آج تک وہی مچھلیوں والا حال ہے اُنکا۔ صحیح جاتے ہیں رات کو اتنا کماتے ہیں کہ کھا کر سو جاتے ہیں اصل جو مالک ہیں وہ بے چارے در بدر ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ہر ڈسٹرکٹ میں یہی ہے ناں، وڈیرہ نظام ہے۔

**وزیر مال:** لوگ وہاں کی زمینیوں کے مالک بن گئے۔ اس کو دیکھنے کی بڑی ضرورت ہے۔

**میرا خڑھسین لانگو:** گوادر کی زمینیں وہاں کے زمینداروں کی تھیں ساحل مچھلیوں کا تھا۔ ساحل میں آج بھی چھیرے ہیں زمینیں زمینداروں کی تھیں۔

**جناب اسپیکر:** زمینداروں کی؟

**میرا خڑھسین لانگو:** اور اس میں آج بھی زمیندار ہیں بد نیقی کی بنیاد پر۔

**وزیر مال:** وہاں صرف چار زمیندار ہیں بس اور کوئی نہیں ہے۔

**میرا خڑھسین لانگو:** ایک منٹ سلیم صاحب۔

**وزیر حکومہ مال:** یہ اس طرح کی بات نہ کریں۔ ہم نے اس گوادر کو دیکھا ہے۔ (شور شرابہ)۔

**میرا خڑھسین لانگو:** میں آپ کو صحیح بتا رہا ہوں گوادر کے آپ پرانے record check کر لیں۔ (مداغلت۔ شور) گوادر کی زمینیں وہ زمینداروں کی تھیں ساحل پر مچھلیوں کا حق ہے۔۔۔

(مداغلت۔ بہت سے معزز اکیں ایک ساتھ بولتے رہے)

**جناب اسپیکر:** جی بلیدی صاحب نہیں میرے خیال میں اس طرح نہیں ہے سلیم صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** جناب اسپیکر! خیر یہ توجہ دلا و نوٹس ہے اس پر بھی چھوڑی بحث ہو رہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** debate تو ہوتی نہیں ہے لیکن ایک یہ ہے پھر۔

**وزیر پنجھے خزانہ:** میں آپ سے special permission مانگتا ہوں۔ جس طرح ہمارے منظر

روینو صاحب نے جو وضاحت کی، SMBR کو ایک عدالت کے اختیارات حاصل ہے۔ عدالت میں جو بھی

جائے، جو بھی individual ہو کہ میرے ساتھ زمینوں کے حوالے سے اگر زیادتی ہوئی ہے تو وہ عدالت

خود بخود وہ اُس پر حرکت میں آتی ہے اور اُس کو سنتی ہے اور اُس پر فیصلہ کرتی ہے۔ basically یہ

تین رکنی bench ہے، اور دوسرا بھی Board of Revenue-I ہے اور دوسرا بھی

representative ہے full bench basically Revenue-II ہے اور دوسرا بھی جو Government کا جو

ہے، اور ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔ تینوں وہاں جا کے فریق بنے۔ انہوں نے

کہا کہ جو single bench عدالت تھی جو Board تھا اس نے وہ فیصلہ merit پر نہیں کیا ہے۔ اس میں

malafide intention ہے۔ گورنمنٹ کے کہنے پر جا کے وہ پھر زمین cancel ہو گئی۔

**جناب اسپیکر!** حمل صاحب کی بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔ سردار صاحب کی بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔

روینوڈی پارٹمنٹ کا موقفہ ٹھیک ہے۔ دیکھیں گواہ کی زمینوں کے ساتھ جب سے وہاں port کا اعلان ہوا ہے

اور port جب بننا شروع ہوئی ہے وہاں پورے پاکستان میں جتنے بھی estate agents ہیں وہاں گواہ

میں آئے اور اونے پونے داموں پر گواہ کی زمینوں کو بیجا اور یہ بات میں سلیم صاحب کی second

کہ گواہ کا اصل owner وہاں کے ماہی گیر، اُن بیچاروں کے پاس اپنے گھر کے علاوہ ایک فٹ بھی زمین نہیں

ہے۔ اُنکی ساری گز رساراً ان کا معاملہ وہ سمندر سے ہے وہ مچھلیاں پکڑتے ہیں اور بیچتے ہیں۔ اب دیکھا جائے

پونکہ گواہ میں migration بہت ہوئی ہے۔ دشت، تربت، پنجور سے اور باقی بلوچستان سے بھی لوگ گئے

ہیں۔ جہاں جہاں سے بھی لوگ آئے ہیں اُنکے پاس سینکڑوں ایکڑ زمین بے نام ہے کسی نے پٹواری کے ساتھ

مل کر کوئی زمین allot کی۔ کسی نے کوئی اور طریقہ کر لیا۔ اب اصل جو باشندے ہیں وہ بیچارے رہ گئے۔ اب

ہمارے MPA صاحب کہتے ہیں کہ جی وہ زمین زمینداروں کی ہے، اور انکا کام مچھلی پکڑنا ہے، یہ کونی

منطق ہوئی؟

**جناب اسپیکر:** اختر لانگونے کہا۔

**وزیر یونگہ خزانہ:** جو اصل زمیندار ہیں، گوادر مجھیروں کا ہے، اگر اس پر۔ (مداخلت) مجھے بات مکمل ہونے دیں۔ جناب اسپیکر!۔۔۔ (مداخلت۔ بہت سے اراکین ایک ساتھ بولتے رہے)

**میرا ختر حسین لانگو:** گوادر پورا ایک district ہے۔ گوادر صرف ایک ساحلی پیٹی نہیں ہے۔ انکی زمینیں ساحل کے ساتھ ساتھ تھیں۔ انکے مالک ہیں ان کے پاس سندیں ہیں۔ زمینداروں کے پاس اپنی سندیں ہیں record کا revenue ہے ابھی سے نہیں ہے ہزاروں سال سے لوگ یہاں بس رہے ہیں۔

**وزیر یونگہ خزانہ:** جناب اسپیکر! میں نے اپنی بات مکمل نہیں کی۔

**میرا ختر حسین لانگو:** ہزاروں سال کا اُنکے پاس record ہے۔ بلیدہ کی زمینوں کا record ظہور صاحب کے، پاکستان بننے سے پہلے کی انکی family کے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی مکمل کرنے دیں۔ اس کے بعد وقفہ سوالات پھر آئیں گے۔ یہ میرے خیال سے controversial ہو رہا ہے اس پر تحریک لاتے ہیں۔

**میرا ختر حسین لانگو:** ہماری زمینوں کا record پاکستان بننے سے پہلے کے ہمارے پاس ہے۔ جن کی زمینیں ہیں جن زمینداروں کی ہیں جو مجھیروں کی زمینیں ہیں جائیدادیں ہیں وہ ان کی ہیں سلیم صاحب بھی غلط فرمار ہے ہیں۔

**وزیر یونگہ خزانہ:** دیکھیں جناب اسپیکر!۔۔۔ (مداخلت) میری بات مکمل ہونے دیں۔ جناب اسپیکر! یہ پارلیمانی روایت نہیں ہے کہ ایک بندہ بول رہا ہے تو دوسرا کھڑا ہو کر بولے۔ اب مجھے بات مکمل ہونے دو پھر جس نے بولنا ہے بولیں point of order پر بولیں۔

**جناب اسپیکر:** ظہور صاحب! آپ بات complete کریں۔

**وزیر یونگہ خزانہ:** جناب اسپیکر! دیکھیں ہر حکومت نے جو ہمارے predecessor ہیں۔ ساری حکومتوں نے گوادر کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کی، کسی نے آکر settlement کی، پٹواری کے ساتھ گیا، خصیلدار کے ساتھ ملا، زمینیں اپنے نام پر کیں، گوادر کے لوگوں نے احتجاج کیا، چیزیں پھر close ہو گئیں۔ اس کے بعد دوسری حکومت آئی اُس نے گوادر کے لوگوں کو انصاف دلانے کیلئے دوسری inquiry بھٹھادی۔ پھر اس نے یہ کیا کہ اپنے نام پر زمینیں کر دیں اور باقی گوادر والوں کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ اگر آپ لوگوں نے، اسمبلی صحیح تھی ہے، پونکہ گوادر سب سے پہلے گوادر کے لوگوں کا ہے گوادر کے لوگوں کی ملکیت ہے وہاں کے مجھیروں کا ہے وہاں کے زمینداروں کا ہے وہاں کے لوگوں کا ہے۔ اس کے بعد وہ بلوچستان کی ملکیت ہے۔ بلوچستان کی زمین اتنی سستی

نہیں کہ آپ اس کو اونے پونے داموں نہج دیں۔ اگر اس پر کوئی کمیٹی بناتے ہیں یا کوئی اور probe کرتے ہیں۔ دیکھیں ناں کہ جب سے port بننے کا اعلان ہوا ہے اُس وقت سے لیکر now till pھر سب کی inquiry کرنی پڑے گی۔ پھر سب کو بھانا پڑے گا کہ کس کے پاس کتنی زمین گئی ہے کس وجہ سے گئی ہے اور کیسے گئی ہے؟ revenue record میں کہ اس سے پہلے آیا اس کے پاس اتنی زمین تھی یہ اب settlement کے بعد اتنی زمین آگئی ہے؟ یا اُس کے پاس وہ جو بارانی کھیت ہوتا ہے یا جو وہاں agriculture land ہے اُس حوالے سے کتنی زمین اُس کو allot کی گئی ہے، کتنی زمینیں اُس کے نام کر دی گئی ہیں، پھر ایک ایک چیز دیکھنی پڑے گی۔ اور میری گزارش بھی ہے کہ دیکھیں ایک بندے کو آپ align نہیں کر سکتے۔ Court invoke ہوا۔ کورٹ بیٹھ گیا پھر گورنمنٹ کو پوتہ چلا اُس نے appeal کی اور یہ اب کریڈیٹ گورنمنٹ کو دیں کہ اُس نے جا کے ایک بڑی زیادتی ہونے سے بچا دیا۔ بلکہ یہ نہیں جو پرانی الٹمنٹس تھیں وہ ساری cancel کر دیں۔ اور گورنمنٹ گئی ہے تو میرا آپ سے اور اسمبلی سے یہی کہنا تھا۔

**جناب اسپیکر:** میرا خیال ہے اب اس کو conclude کریں۔ اسکو آپ اگر سمجھتے ہیں تو تحریک لا میں اتنی تو debate نہیں ہوتی ہے۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر صاحب دیکھیں! دو چیزیں ہیں جو MBR کے کورٹ کی بات ہو رہی ہے اُس کی composition کچھ اس طرح ہے کہ, 2-2, Senior MBR, MBR-1, MBR-2 یہ تین بیٹھتے ہیں یہ کہلاتا ہے full-court MBR کا۔ اسی full-court میں 2010ء میں یہ case گیا۔ اُس وقت یہ کیوں بحال نہیں ہوا؟ پھر 2010ء سے 2020ء تک آیا یہ case time barred ہے یا نہیں؟ اگر عدالت میں کوئی آپ کے خلاف فیصلہ آ جاتا ہے تو اُس کی بھی ایک time period ہے کہ اگر 2010ء میں آپ کورٹ نہیں جاتے ہیں تو آپ کا case time barred ہو جاتا ہے۔ اگر دس سال بعد بھی۔

**جناب اسپیکر:** آذان ہو رہی ہے اس کے بعد وقفہ سوالات ہوں گے۔

(خاموشی۔ آذان مغرب)

**جناب اسپیکر:** ایسا کریں اس پر تحریک لا میں پھر اس پر debate کریں۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! اس کو میں بس ختم کر رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** تو صرف ایک منٹ ہے آپ کے پاس۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! اُس میں میری یہ گزارش ہے کہ اس کو جو یہ الٹ ہوئی ہے یہ case ہی

time barred کوٹ کے پاس وہ capacity نہیں تھی اسکے اختیارات میں نہیں تھا کہ یہ ایک چیز time barred ہو سکتی ہے آپ اسکو دوبارہ کیوں سن رہے ہیں۔ جیسے میں نے پہلے ہی کہا کہ وہ پریشر وغیرہ ہے اُن کے اوپر جو کرنا تھا انہوں نے کر دیا۔ دوسرا میں ظہور صاحب کی بات کو second کرتا ہوں میں اُس سے agree کرتا ہوں اگر اس پر آپ ایک کمیٹی بنادیں وہ اسکی انکوارٹری کرے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** کمیٹی نہیں اس پر ایک تحریک لائیں پھر دیکھتے ہیں۔

**وزیر محکمہ مال:** جناب اسپیکر! یہ نہ مانتے والی بات ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ پریشر ہے، پریشر ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ ہائی کوٹ کے کوٹ میں کوئی پریشر کر سکتا ہے، سپریم کوٹ میں کوئی پریشر کر سکتا ہے۔ اسی طرح SMBR کا اپنا کوٹ ہے۔ بھائی میرے کیوں آپ اس بات کو نہیں سمجھتے ہیں۔

**میرا ختر حسین لانگو:** ہائی کوٹ، سپریم کوٹ کے نج کو آپ ٹرانسفر نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** اس پر آپ تحریک لے آئیں۔۔۔ (مداخلت)

**میر حمل کلمتی:** ایک منٹ! جناب اسپیکر! اس زمین کے ساتھ ہوا یہ تھا۔ یہ میں چونکہ میر خدا نیداد نامی ایک بندہ ہے خدا نیداد حیاتان، یہ میں اُس کی تھی۔ جب 1970ء میں گوادر میں پانی نہیں تھا، تو اُس سے گورنمنٹ نے کہا کہ ہم یہاں ایک ڈیم بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی زمین ہے آکڑا ڈیم، آکڑا بعد میں بنا۔ پہلے ایک بند بنایا گیا جس سے لوگوں کو پانی دیا گیا۔ اُس کے بعد گورنمنٹ نے جنگلات والوں کو permission دی کہ آپ جا کے وہاں plantation کریں۔ کیونکہ اُس کا پانی اکثر کھارا تھا اُس کی زمین نمکین تھی۔ پھر جنگلات والوں کا جب time settlement کا ہوا تھا تو جنگلات نے claim کیا کہ زمین ہماری ہے تو وہ بندہ گیا کوٹ میں، کوٹ نے اُس کے حق میں فیصلہ دیا۔ جب settlement ہوئی ظاہری بات ہے میری اس زمین پر case تھا تو میں اسی کے لیے area گا۔ باقی case کے اپنے قبضے میں تھا اُس کی اپنی زمینیں تھیں۔ بلوچستان میں تمام زمینیں قبائلوں پر تقسیم ہیں اُن کی حد بندیاں بھی اسی طریقے سے ہوتی ہیں۔ اور گوادر میں بھی اس طریقے سے ہیں۔ ہر قبیلے کی زمین ہے۔ پھر کوٹ میں کیس چلا کوٹ نے اس کے حق میں جو تین ہزار کچھ ایکٹر اس پر کیس تھا فیصلہ اُس کے حق میں دیا۔ جناب اسپیکر! اسکو تھوڑا سا سُن لیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں، اس پر پھر ایک تحریک لائیں، بھی آپ اس پر debate نہیں کر سکتے۔

**میر حمل کلمتی:** جناب اسپیکر! جب settlement ہوئی زمین اُس کے نام پر ہوئی۔ 2005ء میں یا 2006ء میں میرے قابل احترام محترم بڑے جام صاحب کی حکومت تھی۔ اُنکے دادا میر نذر کے والد سے

چرواحوں نے permission کی کہ ہم یہاں بکریاں چڑائیں گے۔ وہ پہلے بکریاں چرانے والے تھے اب زور آور ہو گئے۔ تو جام صاحب گوادر میں آئے انہوں نے کہا کہ ان کو آپ پانچ سو ایکڑ زمین دیں۔ اُس نے کہا کہ میں مفت میں کوئی چیز، مفت میں تو آپ، کیا کوئی میں کوئی اپنی ایک ایکڑ زمین مفت میں دیتا ہے؟ تو انہوں نے اپنی زمین، وہ زمین نہ دینے پر اُس بندے کے ساتھ ناجائز ہوا۔ یہ زمین ابھی بھی میں حلغیہ کہتا ہوں بحیثیت MPA گوادر، بحیثیت گوادر کا ایک شہری، یہ زمین گورنمنٹ کی نہیں ہے کیا اُس بندے کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو رہی ہے؟ اور آپ کو چاہیے کہ اُس کو انصاف دیں۔

**جناب اسپیکر:** اس کے لیے تحریک لائیں۔ میرے خیال سے کارروائی شروع کرتے ہیں۔ نہیں نہیں پھر لمبا چلے گا، اب اس پر تحریک آ رہی ہے۔ جی ملک صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! سردار صاحب نے بھی فرمایا کہ اس پر debate ہونی چاہیے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں، نہیں ملک صاحب! وہ کچھ زیادہ ہو جائے گا اس پر تحریک لارہے ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** میں صرف ایک چیز، آج اس لیے ضروری ہے تاکہ جو کمیٹی بنے گی یا اس میں probe ہو گا، یا اس میں investigation ہو گی۔ تو وہ points ہونگے۔ میں عرض کرتا ہوں جناب! اصل میں صورتحال یہ ہے کہ گوادر سے متعلق یا بلوچستان کے دوسرے علاقوں سے متعلق، ایک settle property، ایک unsettled property، ایک settles میں کی ہے چاہے گورنمنٹ کے نام ہے یا افراد کے نام ہے۔ جہاں تک property ہے جناب! پورے بلوچستان میں law یہ کہتا ہے کہ یہ زمین مقامی وہاں کے اقوام کی ہے۔ اور اس وقت تک تو گوادر کی کوئی settlement نہیں ہوئی ہے ابھی اس کے بعد شروع ہوئی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو کورٹ کی بات کی جا رہی ہے۔ جو SMBR کا کورٹ ہے۔ وہ بھی settled z میں کے بارے میں ہو سکتی ہے unsettled، کے بارے میں کوئی کورٹ تو کوئی ایکشن نہیں لے سکتا۔ الٹمنٹ وہ بھی unsettled z میں کی اس لیے نہیں کی جاسکتی کہ وہ مقامی قوموں کی ہے۔ اس لیے جناب سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طریقے سے باقی ساتھیوں نے کہا کہ اس میں probe ہونا چاہیے۔ میر ظہور بلیدی صاحب نے بھی کہا، سردار صاحب نے بھی کہا، اور یہی منشی صاحب بھی یہ کہہ رہے تھے اور یہ ساتھی بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو کمیٹی ہے یہ پورا اس میں probe کرے اور اصل چیز لائے تاکہ ہمیشہ کے لیے یہ جنجال ختم ہو جائے۔

**جناب اسپیکر:** ایک میرے خیال سے debate ہو پھر debate کے بعد تحریک لائیں پھر اسکے بعد لکھتے ہیں کہ کیٹھی بنائیں یا کیا کریں۔ وقفہ سوالات۔ جی زا بدلی ریکی صاحب! سوال نمبر 240 دریافت فرمائیں۔  
240☆۔ میر زا بدلی ریکی :

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018ء کے بحث میں بواتر پرائمری اسکول کلی بنسار واشک کے لئے 63,29.000 رقم مختص کی گئی ہے۔ نیز کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اسکول کے نام سے اخبارات میں ٹینڈر بھی شائع کئے گئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ اسکول بنسار میں تعمیر کیا گیا ہے یا مذکورہ ضلع کے کسی دیگر علاقہ میں تفصیل دی جائے؟

سردار یار محمد ند (وزیر مکمل تعلیم) : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرائز پرائمری اسکول کلی بنسار کے لئے 63,29.000 رقم مختص کی گئی ہے۔ DEO واشک کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق ٹینڈر C&W کی جانب سے جاری کئے جاتے ہیں، تاہم یہ اسکول کلی بنسار میں جو زہ اور منتظر شدہ جگہ پر یہ تعمیر کیا جا رہا ہے اور یہ تحصیل ناگ کے دور دراز علاقہ میں واقع ہے۔ اس اسکول کی تعمیر کا ٹھیکیہ میسر زید اللہ لوراجا کو دیا گیا ہے اور اس اسکول کی تعمیر کا 56 فیصد کام کامل ہو چکا ہے اور بقیہ تعمیراتی کام مارچ میں شروع کیا جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** جی کوئی سلیمانی ہے۔

**میر زا بدلی ریکی:** جناب اسپیکر! 19-2018ء میں بواتر پرائمری اسکول کلی بنسار جو یونین کنسل ناگ میں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ ٹینڈر بھی ہو گیا، ٹینڈر ہونے کے بعد rule یہی ہے کہ جس جگہ میں جب ٹینڈر ہو اخبار میں واضح ہے کہ اسی جگہ میں وہ اسکول پرائمری اسکول ہے چاہے مل اسکول ہو یا بائی اسکول ہو اسی جگہ میں اس کو کام کرنا ہے۔ ابھی یہ جو بانسر ہے ایکسین سی اینڈ ڈبلیو ڈی پارٹمنٹ کہاں ہے منظر صاحب، منظر صاحب یہاں نہیں ہیں۔ منظر یار محمد ند صاحب بیٹھے ہیں یہ جو بانسر ہے 63 لاکھ 29 ہزار یہ اس جگہ میں کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے ٹھیکیڈار کو فون کیا کہ ٹھیکیڈار یہ جو اسکول یہاں جو ٹینڈر ہوا ہے اخبار میں آیا ہے آپ اس پر یہاں کیوں کام نہیں کر رہے ہیں۔ تو کہتا ہے کہ مجھے XEN کسی اور جگہ لے جارہے ہیں۔ میں نے کہا کہ XEN کس rule کے مطابق یہ کر رہے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** ابھی منظر صاحب اس کا جواب دینگے۔ حج منظر ابھی کیشن سردار یا مر محمد رند صاحب!

**وزیر یحکمہ تعلیم:** کون سا question ہے؟

**جناب اپسیکر:** question 240 ہے اس کی سپلائمنٹری ہے۔ سردار صاحب سپلائمنٹری میں یہ ہے کہ جس جگہ پر اسکو<sup>ll</sup> approve ہوا ہے اُس جگہ پر نہیں بلکہ دوسرا جگہ پر بن رہا ہے۔

**وزیر یحکمہ تعلیم:** سر! اگر مجھے معزز نمبر اجازت دیں تو میں یہ انکوائری کرو کے report دوں گا۔ ابھی تک تو ہمیں جو report آئی ہے کہ جہاں منتظر ہوا ہے وہیں ہورہا ہے۔ اگر نمبر صاحب صحیح ہے پس کہ جہاں یہ exactly approve ہوا ہے اور وہاں نہیں بن رہا ہے تو مجھے اگلے سیشن تک اجازت دے دیں تو میں enquiry کرو کے میں اُن کو بتا سکتا ہوں۔ مگر ہماری رپورٹ کے مطابق جہاں approve ہوا ہے وہیں بن رہا ہے۔

**میرزاد علی ریکی:** بالکل سردار صاحب آپ کو اجازت ہے میری طرف سے۔ جس جگہ میں جو approve ہوا ہے سردار صاحب اُس ایکسین کے ساتھ کیوں کہ جو game کھیلی ہے وہ ایکسین نے کھیلی ہے۔

**جناب اپسیکر:** بس وہ چھوڑیں آپ، سردار صاحب نے کہا ہے کہ وہ انکوائری کریں گے۔

**وزیر یحکمہ تعلیم:** کیا جناب اپسیکر صاحب! مجھے اجازت ہے کہ میں اگلے سیشن سے پہلے پہلے written in میں معزز نمبر صاحب کو اُس کا جواب دے دوں۔

**جناب اپسیکر:** ٹھیک ہے سردار صاحب thank you

**وزیر یحکمہ تعلیم:** Thank you

**جناب اپسیکر:** Thank you میرزاد علی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 241 دریافت فرمائیں۔

**میرزاد علی ریکی:** Question no 241

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہی سال 19-2018ء کے بچت میں ضلع واشک کے متعدد اسکولوں کی تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی ہے جن کی تفصیل ذیل ہے۔ گورنمنٹ بوائز سکول کلی فقیر محمد زرناز، کلی بنسار، کلی گریگ، گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول واشک، ہائی اسکول واشک، اور گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول واشکیل۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکولوں کے کاموں کے ٹھیکی کن کن ٹھیکیداروں کو دیئے گئے تفصیل دی جائے؟

**وزیر ٹکنالوژیات اور تعلیم:** یہ درست ہے کہ ضلع واشک کے متعدد اسکولوں کی تعمیر کے لئے بجٹ میں رقوم مختص کی گئی ہیں۔ DEO واشک کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، تفصیل درج ذیل ہے:

- 1۔ گورنمنٹ بوائز پر ائمروں اسکول کلی فقیر محمد زرناز، PSDP.NO. 1295 اس اسکول کی تعمیر کا ٹھیکہ میسر ز جھالا و ان انتر پر ائز ز کو دیا گیا ہے۔ ساٹھ فیصد کام مکمل ہے۔
- 2۔ گورنمنٹ گرلنڈ ہائی اسکول واشک، فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے کام بند ہے۔
- 3۔ گورنمنٹ بوائز میل اسکول گروشنگ واشک، فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے کام بند ہے۔
- 4۔ گورنمنٹ گرلنڈ پر ائمروں اسکول کلی بنسار، PSDP.NO. 1295، اس کا ٹھیکہ میسر ز حمید اللہ اور اجا کو دیا گیا ہے۔ اس کا 65 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔
- 5۔ گورنمنٹ گرلنڈ پر ائمروں اسکول گرینگ PSDP.NO. 1295، اس کا ٹھیکہ میسر ز حاجی محمد ابراہیم دھانی کو دیا گیا ہے۔ اس کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔
- 6۔ گورنمنٹ گرلنڈ ہائی اسکول مائلیل، PSDP.NO. 1295، اس کا 1 PC منظور نہیں ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے کوئی سپلینٹری؟

**میرزا بدھی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! یہاں تین چار جو اسکول ہیں ان لوگوں کا باقیوں کا فنڈ نہیں ہے مجھے پتہ ہے جس اسکول کا فنڈ ہے اس میں لکھا ہے کہ ٹھیکیداروں نے 40، 50 یا 40 فیصد کام مکمل ہو چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ان ٹھیکیداروں نے سوائے پانچ دس فیصد کام کیا ہے payment بھی ایکسین نے انکو دی ہے۔ یہ جو سوال نمبر 1 ہے، گورنمنٹ بوائز پر ائمروں اسکول کلی فقیر محمد زرناز۔ یہ ٹھیکیدار ہے جھالا و ان۔ اس نے میرے خیال سے وہاں پیسے ایکسین نے نکال کے دیے ہیں وہاں پانچ فیصد کام ہوا ہے۔ باقی کام نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر second。

**جناب اسپیکر:** یہ تو بلڈنگ کے ہونگے کیونکہ جب ٹینڈر ہو گا۔

**میرزا بدھی ریکی:** تو اسپیکر صاحب! میں اس وجہ سے رو رہا ہوں خدارا! پہلے سے اس واشک کو لوٹ رہے ہیں ابھی بھی لوٹنے پہ لگے ہوئے ہیں۔ آخر میں کس کے پاس جاؤں یہی اسمبلی ہے میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ بھائی۔۔۔

**جناب اسپیکر:** یہ سوال سی اینڈ ڈیلو پر لائی میں نا آپ نے غلط لایا ہے۔

**میرزا بدھی ریکی:** kindly آپ بتا دیں کہ میں کس کے پاس جاؤں آپ مجھے بتا دیں؟ آخر یہ پیسے

میاختات 26 اکتوبر 2020ء

20

بلچتران صوبائی اسمبلی

ٹھکنیدار کیوں لکھا رہے ہیں؟

وزیر یحکمہ تعلیم: اجازت ہے جناب؟

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر یحکمہ تعلیم: میں exactly جو سی اینڈ ڈبلیو نے ہمیں معلومات دی ہیں وہ ہم نے فائل کر دی ہیں آپ کے یہاں۔ مگر یہ کام جو ہے، ہمارا کام ہوتا ہے کہ اس کو budget کر کے اُس budget کو ہم بھجوادیتے ہیں میں سی اینڈ ڈبلیو کو کنٹرکشن کا کام، contractor کون ہے کیا کیا ہے کیسے کیا ہے یہ ہمارے domain میں نہیں آتا۔ تو میں request کروں گا معزز نمبر سے کہ دوبارہ سوال کو repeat کریں اور سی اینڈ ڈبلیو سے پوچھیں اور سی اینڈ ڈبلیو کے شاید منظر صاحب سے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے دوبارہ اسکو تحقیق دیتے ہیں۔

وزیر یحکمہ تعلیم: اگر ہے تو ان سے کہا جائے exactly وہاں سے fresh report بنوالیں تاکہ ہمارے معزز نمبر ز مطمئن ہو سکیں۔ ٹھیک ہے thank you sir

جناب اسپیکر: یہ میرے خیال میں منظر صاحب آپ کے سوال نمبر سردار یار محمد رند صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے related questions ہیں لیکن ان کے جواب ابھی تک نہیں آئے ہیں 245,298 ہاں! سب آگئے ہیں؟ یہ اگر next اُس میں، اس میں دے سکتے ہیں آج ہی آئے ہیں سردار صاحب۔ سردار یار محمد رند صاحب! اس کو میرے خیال سے اگلے سیشن میں کیونکہ سب کے جواب آج ہی آئے ہیں۔ احمد نواز صاحب! اس میں کوئی سپلیمنٹری ہے؟

حاجی احمد نواز بلوج: بالکل سردار صاحب! میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ مطمئن ہیں؟

حاجی احمد نواز بلوج: میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: جی زیر والا کام آیا ہے آپ کا نہیں آیا ہے آیا ہے جی اور ائے سارے سب کے دے رہے ہیں جی نصر اللہ صاحب۔ اپنا سوال نمبر 298۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: سوال نمبر 298

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ سوال نمبر 298 جناب نصر اللہ خان زیرے:

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے۔  
کوئی خوش شدہ  
نمبر 11

محکمہ تعلیم میں اگست 2018ء تا حال کل کس قدر تعیناتیاں عمل میں لائی جا چکی ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے نیز تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت، عہدہ، گرید اور لوکل روڈ ویسائیں کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم:** جواب موصول نہیں ہوا۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** اس پرتو میں منشی صاحب سے سپلائیمنٹری نہیں کروں گا صرف یہ تجویز دوں گا کہ اس میں کوئی کی لست جو آپ نے میری table پر رکھ دیا ہے باقی ڈسٹرکٹ کی ہیں کوئی کی نہیں ہے۔ سوال نمبر 298 ابھی ایسا ہے رکھ دیا ہے ابھی میری table پر اس لئے میں نے ابھی یہ بڑا پلندہ ہے اس کو اگر defer کیا جائے دوسرے لائیں تاکہ میں اس کو پڑھ سکوں۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال سے اگلے سیشن میں آجائیں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** میرا یہ سوال ہے۔

**جناب اسپیکر:** یہ چار سوالات اگلے سیشن میں لائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں نہیں، باقی ٹھیک ہیں۔ یہ وہ ہے ابھی اگر آپ سوال نمبر 343 اگر دریافت کریں یہ کہہ دیں تو پھر یہ defer کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ میرے خیال میں اگر ایک ساتھ نہیں ہو جائیں؟

**جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں یا الگ ہے وہ الگ ہے۔

**جناب اسپیکر:** چلو 343 تاکہ دوسروں کا بھی آجائیں نا۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں بس اس کو کر دیں۔ میں تو صرف ایک بات کہوں گا بس۔

**جناب اسپیکر:** 343۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** Thank you. Question No.343

☆ سوال نمبر 343 جناب نصراللہ خان زیری:

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

مالی سال 2020ء کے دوران ضلع کوئی کے کن کن مڈل بوانہ اور گرذاسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے گا۔ ان کے نام، علاقہ اور آمدہ لگت کی سکول وار تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر تعلیم:** جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: منشہ صاحب! اصل میں یہ ہے کہ اس سوال جواب آیا ہوا ہے۔ اور میری صرف یہ تجویز ہے کہ بہت سارے علاقوں میں بالخصوص گرلز کے لیے کوئی ہائی اسکول نہیں ہے۔ میرے اپنے حلقہ انتخاب میں پورے علاقے میں ایک دو گرلز اسکول ہیں۔ میری تجویز یہی ہو گی آنے والے بجٹ میں کم از کم اسے ابھی سے توجہ دلائیں بچوں کے سکول کی جو پرائزمری سے مڈل ہوں اور مڈل سے پھر ہائی ہوں۔

وزیر یحکمہ تعلیم: مجھے اجازت ہے؟

جناب اسپیکر: جی منشہ صاحب۔

وزیر یحکمہ تعلیم: سر! گورنمنٹ نے policy بنائی ہے کہ ہر حلقے میں گرلز کے لیے ہر ایک پرائزمری سکول کو مڈل بنارے ہے ہیں اور مڈل کو ہائی بنارے ہے ہیں۔ میرے خیال سے آپ کے knowledge میں آچکا ہو گا اگر نہیں آیا تو میں، ہم نے verbally بھی آپ سے request کی تھی کہ بھائی! آپ ہمیں جو بھی معزز رکان وہ اگر چاہتے ہیں اراکین ہمیں تجاویز دیں مگر اب وہ فائل استیچ میں چلا گیا ہے اور وہ فائل ہو کے چلی گئی ہے چیف منشہ اور چیف سیکرٹری کی طرف۔ تو اس وقت میں معدنرت چاہتا ہوں مگر آپ دوستوں سے suggestion لی تھی اور اس میں آپ کا ہم نے input ڈالا تھا۔ تو انشاء اللہ ہم دیکھ لیں گے۔ اور اگر اس کے علاوہ بھی آپ جاتے ہیں تو بیٹھ کے ہم آپ سے discuss کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: جی 344۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Question No.344.

☆ سوال نمبر 344 جناب نصراللہ خان زیرے:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 2020-21 کے دوران ضلع کوئٹہ کے کم کم پرائزمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے گا۔ ان کے نام، علاقہ اور بلڈنگ وغیرہ پر آمدہ لاجت کی سکول و تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: No supplementary. thank you

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جناب جانسن صاحب! اپنا سوال نمبر 327 دریافت فرمائیں۔

☆ سوال نمبر 327 جناب ٹائیپس جانسن:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

گزشہ دو سالوں کے دوران اقليتوں کیلئے مخصوص کردہ 5 فیصد کوٹھ کے تحت تعینات کردہ ملازمین کے نام مع دلدویت، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گرید اور لوکل روڈ و میسائل کی تفصیل دی جائے؟  
وزیر تعلیم: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب نائیٹس جانس: سرا میں جواب سے مطمئن ہوں۔  
جناب اسپیکر: شکر یہ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): انجیئر زمرک خان اچھزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان طوراً تمثیل صاحب ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ملک نعیم خان بازی صاحب بسلسلہ علاج کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ گہرام خان لگبڑی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلی ترین صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ با خلیل صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

**جناب اسپیکر:** بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے ملکہ تعلیم! بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) پیش کریں۔

**سردار یار محمد رند (وزیر ملکہ تعلیم):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں وزیر ملکہ تعلیم، بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے ملکہ تعلیم! بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔ جی مسٹر صاحب۔

**وزیر ملکہ تعلیم:** میں وزیر ملکہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔۔۔ (مداخلت)

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! یہ نوٹس نہیں آنا چاہئے تھا اس کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں جو قانون کا طریقہ ہے یہ اسمبلی کی جو کارروائی کا طریقہ ہے۔ اب یہاں سے ہمیشہ یہاں قانون کو بدل دوز کیا جاتا ہے یا exempt کر کے اپنی مرضی کا قانون پاس کراتے ہیں یہ انتہائی ظلم ہے غیر آئینی غیر قانونی عمل ہے میں گزارش کروں گا کہ کیونکہ آپ custodian ہیں اس لئے مہربانی کر کے جو بھی یہاں قانون کا مسودہ آتا ہے وہ آپ متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں وہاں سے اُس کے تھرو ہو کر آئے گا جس میں amendment کرنی ہوں۔ کم از کم یہ جو ہاؤس کے ممبران کو تو کچھ پتہ ہو کہ کیا قانون بن رہا ہے۔ یہ تو اس سے پہلے بھی آپ نے۔۔۔ (مداخلت)

**وزیر ملکہ تعلیم:** اس پر ہم نے بحث تو نہیں کرنی ہے پہلے تو مجھے پیش کرنے دیں اُسکے بعد آپ

**قائد حزب اختلاف:** جناب! آپ exemption مانگ رہے ہیں میں اسپیکر صاحب سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ کا exemption کا جو نوٹس ہے یہ غیر آئینی غیر قانونی ہے آپ نہیں کر سکتے۔ اس طریقے سے قانون بننے کو بدل دو زکر نے کے لئے۔ جناب! آپ custodian ہیں ہاؤس بیٹھا ہوا ہے۔ جناب! اس پر Law بالکل clear ہے۔

**جناب اسپیکر:** اس کی چیز میں شب ہے کیا؟

**قائد حزب اختلاف:** کمیٹی ہے اس کی چیز پر سن ہے۔ جو Law کا طریقہ ہے قانون کا جو طریقہ ہے جناب! وہ apply کریں وہ اپنا کیس۔

**جناب اسپیکر:** گورنمنٹ کیا کہہ رہی ہے exempt کریں یا کمیٹی کو بھیج دیں؟

**وزیر یونیورسٹیں اور تعلیم:** جناب اسپیکر! اگر میں اس پر کچھ بولوں انہوں نے بڑی deliberation کی ہے تو بڑا ضروری ہے میرا خیال ہے کہ ساری چیزیں لا اے ڈیپارٹمنٹ نے اسکو wet deliberation کر دیا ہے ساری ہو گئی ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور بیٹھی ہے تو میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کو اگر اعتراض ہے تو وہ لکھ کر کے دے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں وہ نگ کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ جو حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔۔۔ (مداخلت) ہاں!

اکثریت ہے کون نہیں ہیں؟ سارے ہیں۔۔۔ (مداخلت - شور)

**وزیر یونیورسٹیں اور تعلیم:** میں وزیر برائے محکمہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم!** بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ

2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔ منظر صاحب اگلی تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**وزیر مکملہ تعلیم:** میں وزیر برائے مکملہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لا جائے۔

**وزیر تعلیم!** بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر مکملہ تعلیم:** میں وزیر برائے مکملہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان کیڈٹ کالج کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے مکملہ تعلیم! بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو پیش کریں۔

**وزیر مکملہ تعلیم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں وزیر برائے مکملہ تعلیم، بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) پیش ہوا۔ وزیر تعلیم! بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**وزیر مکملہ تعلیم:** میں وزیر برائے مکملہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو قواعد و انصباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! آپ سنیں آپ تمام اراکین کے custodian ہیں صرف حکومت کے نہیں؟ جناب اسپیکر! ہاؤس میں اسپیکر اپوزیشن کا ولی ووارث ہوتا ہے۔ حکومت تو ویسے وہ X میں ہے وہ کسی کی نہیں سنٹی کم از کم آپ تو سن لیں۔

**جناب اسپیکر:** مدارس سے آپ کا کیا ہے؟ غیر پارلیمانی الفاظ کو حذف کیا جائے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! (مداخلت) معافی والے کوئی اور ہیں جو XXXXXXXXX جناب اسپیکر! دیکھیں یہ ہاؤس ہے ہمیں ہمارے عوام نے منتخب کیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ اس پر بات کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں، آپ ایک قانون لارہے ہیں۔ یہ قانون ہمارے دوستوں کو وہ الفاظ پڑھنے نہیں آرہے ہیں اور آپ ویسے اس کو پاس کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے وہاں debate ہو، بحث ہو۔ ہمیں کم سے کم پتہ چلے کہ ہم نے پاس کیا کیا ہے۔ جب اس طرح ہوگا بعد میں آپ حکومت پچھتا گی۔ اور اس سے بہتر ہے کہ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے وہاں بحث کریں۔ اُس کا چیئرمین ہے اُس کے ممبران ہیں آپ مہربانی کریں। request Mr.Speaker I کہ آپ اسکو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں۔

**جناب اسپیکر:** ابھی صرف مانگا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** آپ custodian ہیں، آپ رولنگ دے دیں۔ کس لیے آپ نے کمیٹیاں بنائی ہیں، کس لیے چیئرمین منتخب کیا ہے کس لیے ممبران منتخب کیے ہیں؟ پھر اس ہاؤس کا کیا فائدہ ہوا؟

**جناب اسپیکر:** دیکھیں majority اُن کے پاس ہے وہ چاہتے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! majority کی بات الگ ہے۔ یہ قانون ہم نے پڑھا نہیں ہے، انہوں نے نہیں پڑھا ہے، میں نے نہیں پڑھا ہے۔ کیسا ہاؤس اس کی منظور دے گا۔

**جناب اسپیکر:** cabinet سے cabinet pass ہوا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** ہم تو cabinet میں نہیں ہیں، ہم تو ہاؤس میں ہیں۔

**وزیرِ مکملہ تعلیم:** سر! ایک منٹ ہم نے اتنا بڑا پلندہ بنایا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ زیرے صاحب کے پاس ٹائم نہیں ہوتا وہ پڑھتے نہیں ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں نہیں، ہمیں آج ہی ملا ہے یہ ٹیکل پر پڑا ہوا ہے۔ ہمیں کیا ہے۔

**جناب اسپیکر!** آپ کا قانون میری ٹیبل پر یہ تالپرندہ آ گیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو قاعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو قاعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

**وزیر برائے مکملہ تعلیم، بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔**

**وزیر مکملہ تعلیم:** میں وزیر مکملہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو فوراً غور لایا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو فوراً غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو فوراً غور لایا جاتا ہے۔

**وزیر برائے مکملہ تعلیم!** بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر مکملہ تعلیم:** میں وزیر مکملہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مدارس اور سکولز) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے مکملہ مذہبی امور بلوچستان قبضہ اور محمد اداروں

(مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) پیش کریں۔

**محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ملکہ قانون و پارلیمانی امور ارتقی نسوان):** میں وزیر برائے ملکہ مذہبی امور کی جانب سے بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) پیش کرتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے ملکہ مذہبی امور! بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔ پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ملکہ قانون و پارلیمانی امور ارتقی نسوان: مئیں ماہ جبین شیران، وزیر برائے ملکہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو قاعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)-85 کے قاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** اس کو تو سمجھیں میں دیدیں کیا کہہ رہے ہیں؟

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر ملکہ خزانہ):** اس کی ایک گروہنڈ کا تو آپ کو پتہ ہے، APTF والی بیک گروہنڈ اس کی، ابھی تو کچھ دن پہلے APTF کا اجلاس ہوا تھا اور پاکستان گرے لسٹ میں ہے اس میں سر! کوئی پانچ چھ نکات کو پورے کرنے بڑا ضروری ہے تو یہ بھی بڑا ضروری ہے اس کو منظور کرادیں۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو قاعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)-85 کے قاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟۔۔۔ (مداغلت) اسی لئے میں، پڑھا نہیں جا رہا ہے مجھ سے۔ آیا exempt قرار دیا جائے؟ ہاتھ کھڑا کریں۔ exempt قرار دیا جائے؟۔۔۔ (مداغلت) اکوپنی باتیں کرنے دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو قاعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)-85 کے قاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ یہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ وزیر برائے ملکہ مذہبی امور! بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور ارتقی نسوان: میں ماہ جنین شیران وزیر برائے مکملہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو زیر غور لایا جائے؟ جی گورنمنٹ سائیڈ سے فی الفور زیر غور لایا جائے؟ گورنمنٹ سائیڈ آپس میں بات کر رہے ہیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ یہ پھر آ رہا ہے۔۔۔ (داخلت) موجود تو ہے نا۔ وزیر برائے مکملہ مذہبی امور! بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک کریں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور ارتقی نسوان: میں ماہ جنین شیران وزیر برائے مکملہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو منتظر کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو منتظر کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور مخداداروں (مساجد) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2020ء) کو منتظر کیا جاتا ہے۔

بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے مکملہ صحت! بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) پیش کریں۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت): میں ڈاکٹر ربابہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت، وزیر برائے مکملہ صحت کی جانب سے بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب اسپیکر: بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء

(مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کا پیش ہوا۔ وزیر برائے ملکہ صحت! بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت) تحریک پیش کر رہے ہیں۔ کریں۔ میں نے ابھی کہا کہ تحریک پیش کریں نہیں وہ نہیں ہوا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ملکہ صحت:** میں ڈاکٹر ربابہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے ملکہ صحت کی جانب سے بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو قواعد انضباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** جناب! اس پر پہلے بھی حکومتی اور ہمارے coalition ساتھیوں سے بات ہوئی تھی آپ کے بھی نوٹس میں بات لائی گئی تھی اس پر تحفظات ہیں overall صوبے کے لیوں پر۔ یعنی ایک تو ہم یونیورسٹی سے کالج پر آ رہے ہیں۔ یعنی یہ بذات خود ایک عجیب و غریب سوال ہے۔ اور پھر یہاں یہ مسئلہ اس سے پہلے بھی۔۔۔

**جناب اسپیکر:** آپ گورنمنٹ میں ہیں گورنمنٹ نے اس کو کیمنٹ سے پاس بھی کیا ہے۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** میری بات سنیں تو سہی جناب اسپیکر! یہ مسئلہ بہت زیادہ politicise ہوا تھا۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے ہیں کہ یہ تحریک واپس ہو جانی چاہیے۔ لیکن یہ کم از کم کمیٹی کے حوالے ہو وہ اس پر debate کرے۔ اس کا جو بھی طریقہ کار ہے وہ debate کے بعد بالکل آجانی چاہیے تاکہ کسی بھی طرح اس۔۔۔

**جناب اسپیکر:** اس کمیٹی کا چیئرمین نہیں ہے۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** کمیٹی کا چیئرمین تو آپ منتخب کر سکتے ہیں۔

**وزیر ملکہ خزانہ:** جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر ملکہ خزانہ:** جناب اسپیکر! یہ جو پہلا آیا ہے ہماری بہن نے یہاں پیش کیا ہے آپ کے علم ہو گا کہ سال ڈیڑھ سال تک ہمارے بی ایم سی کے جو طلباء ہیں وہ وہاں اس بل کی وجہ سے سڑکوں پر آگئے تھے احتجاج کیا تھا۔ پھر اس پر تین، چار ہماری کمیٹیاں بنی تھیں۔ جس میں ہمارے اے این پی کے بھی دوست تھے۔ میں بھی ایک دو

کمیٹیوں میں تھا خاصیاء لاگو صاحب تھے۔ اور اس پر ہم نے اچھا خاصا deliberation کیا۔ even کہ ہم نے اس پر بی ایم سی کے جو پروفیسرز تھے، ان کو بھی بلا یا تھاؤن کے ساتھ بھی اپنا deliberation کیا۔ اب چونکہ ان ملازمین کو چھ مہینے سے تنخوا ہیں نہیں مل رہیں۔ ابھی ان کا پتہ نہیں چل رہا کہ جی وہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے ملازم ہیں یونیورسٹی کے ملازمین ہیں۔ تنخوا گورنمنٹ آف بلوچستان دے رہی ہے۔ کہ جو Act ہے اُس کا، اُس میں بڑی ambiguity ہے۔ تو اس کو بڑی thoroughly ہے۔ اس کے ساتھ مل کر کے ہم نے اس کو کیبینٹ میں پیش کیا تھا اب چونکہ بڑا ضروری ہے وہاں ہمارے ملازمین متاثر ہو رہے ہیں اگر اس کو آپ کمیٹی کو بھیج دیں گے، ایک اور سلسلہ چل پڑے گا۔ میری گزارش یہ ہے گورنمنٹ کی گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو exempt کریں اور آج ہی منظور کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** اچکزی صاحب! ایک تو اس کا چیئرمین نہیں ہے، ضروری بھی ہے لوگوں کی تنخوا ہیں بھی ہیں۔ جی۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** ہم نے یہ نہیں کہا ہے۔ جہاں تک وہاں کے احتجاج کا شروع سے تعلق ہے۔ یہ احتجاج قانون سازی پر نہیں تھا جناب اسپیکر! شروع میں۔ وہاں پر سنل آپ کہتے ہیں کہ واس چانسلر کے خلاف ایک احتجاج تھا۔ واس چانسلر کے رویہ سے وہاں کے ٹیچر سے لیکر کے سٹوڈنٹس تک بہت سارے لوگوں کے تحفظات تھے۔ تو اس کو بنیاد بنا کر پھر قانون سازی پر بات آگئی۔ ابھی بھی ہم کہتے ہیں، ہم یہ نہیں کہتے اگر ہم بولان میڈیکل کے حوالے قانون سازی کرتے بھی ہیں تو اس کو ڈیپیٹ کے ذریعے سے بیٹھ کے سارا ایوان بیٹھ کے پھر کوئی حل نکالنا چاہیے۔ لیکن یہ overall message ہم دے رہے ہیں کہ یونیورسٹی سے کالج پر آرہے ہیں یہ طریقہ کا صحیح نہیں ہے جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** اچکزی صاحب! اس میں دو مسئلے ہیں ایک مسئلہ یہ ہے کہ چیئرمین نہیں ہے۔ دوسرا آپ کی گورنمنٹ لائی ہے۔ اب گورنمنٹ کے اُس میں، وہ exempt قرار دے رہے ہیں۔ (مدخلت) نہیں وہ تو آپ نے بات کیا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جو پیش کیا ہے ترا میم کا۔ میں آپ کو بتاتا چلوں۔۔۔ (مدخلت) نہیں، نہیں، ووٹنگ کیوں کریں ایک دفعہ ٹھہریں ہمیں سنیں۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصادرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباب کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ جی آپ کی

اپوزیشن ہی اس میں ساتھ دے رہی ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہو گا ہڑتالیں ہونگی۔

**جناب اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی۔ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے مکملہ صحت! بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** جناب اسپیکر! جو بھی ہے لیکن جہاں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب اسپیکر:** آپ کی گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کے ساتھ دے رہی ہیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب نصراللہ خان زیرے:** میں اسکو چاڑ دیتا ہوں، یہ قانون جو آپ لائے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ قانون پھٹ جائیگا اور پھر ہڑتال ہوگی آپ ذمہ دار ہیں۔ ظہور بلیدی صاحب! آپ سن لیں۔ آپ ذمہ دار ہونگے ہم اپنے حقوق سے مستبدار نہیں ہوں گے۔ میں احتجاجاً و اک آٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب نصراللہ خان زیرے واک آٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت:** میں ڈاکٹر ربابہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت وزیر برائے مکملہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ وزیر برائے مکملہ صحت! بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کی بابت

اگلی تحریک پیش کریں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت:** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ یہ ابھی ہسپتالوں کے قبضے کا ہے۔ پہلے مسجدوں کا کیا تھا پوچھ لیتے ہیں۔ وزیر برائے محکمہ صحت! بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) پیش کریں۔ پیش کرنے دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت:** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) پیش کرتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) پیش ہوا۔ اس کو کمیٹی کے حوالے نہیں کریں؟ ہیلتھ کا نہیں یہاں ٹھیک ہے۔ ابھی اس کو پاس کر کے پھر بناتے ہیں۔ جی میڈیم۔ وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**میر حمل کلمتی:** پہلے بھی بی ایم ای کا بل اسی طرح غلط بنا اور آج ہمیں دوبارہ وہ پاس کرنا پڑا۔

**جناب اسپیکر:** جو یونیورسٹی والا بنایا تھا۔

**میر حمل کلمتی:** یونیورسٹی جی ہاں۔ غلط بناؤه بل، اُس پر اعتراضات تھے۔

**جناب اسپیکر:** بل تو نہیں تھا۔

**میر حمل کلمتی:** جی یہ بل آج ٹیبل ہوئے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ ابھی پاس ہے نہیں ہے؟ ہسپتا لوں کو قبضہ کرنا ہے۔

**میر حمل کلمتی:** تو ابھی اس کوڈرا۔ آج آپ ساری چیزیں قبضہ کرانے کے پیچھے ہیں۔ نہیں، نہیں، اعتراض مجھے کسی چیز پر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکو ہمیں بل جو آتے ہیں ان کی استدی کرنے کا وقت دیا جائے۔ یہاں یہ ایوان بیٹھا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ابھی اس کا چیزیں نہیں ہے اگلی دفعہ کر لیتے ہیں آپ کی بات کنوٹ کیا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت:** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

تحریک منظور ہوئی۔ چلو میں ساتھ دیتا ہوں۔ بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ صحت! بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت:** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور غور لا یا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور غور لا یا جائے؟

تحریک پیش منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ

2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ صحت! بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: میں ڈاکٹر ربابہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قبضہ اور محمد سہولیات (ہسپتا لوں اور ڈپنسر یوں) کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2020ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

سرکاری قرارداد۔۔۔ (مداخلت) وہ کہہ دیا۔ سرکاری قرارداد ہے۔ میر ضیاء اللہ لاگو، میر محمد عارف محمد حسنی، میر ظہور احمد بلیدی جناب نور محمد دمڑ، صوبائی وزراء جناب عبدالخالق ہزارہ، مشیر وزیر اعلیٰ، جناب مبین خان، پارلیمانی سیکرٹری اور جناب قادر علی نائل، رکن صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 29 پیش کریں۔

### مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 29

میر ضیاء اللہ لاگو (وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ ہرگاہ کہ گزشتہ دونوں فرانس کے درالخلافہ پیرس کے نواحی علاقے میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکے رکھا جانا نہ صرف قابل ندمت بلکہ فرانس میں با بار گستاخانہ خاکوں کی اشاعت اور ترویج مسلم ائمہ کے لئے ناقابل برداشت عمل ہے۔ علاوہ ازیں افسوس ناک اور قابل حیرت کردار فرانس کے صدر کی جانب سے آیا، جوانہتائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے گستاخانہ خاکوں کو اظہار رائے کی آزادی کا نام دے کر اس کا دفاع کیا۔ جس کی وجہ سے مسلم دنیا کی نہ صرف دل آزاری ہوئی ہے بلکہ مسلم ائمہ میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ کہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں توہین مذہب کے لئے اظہار رائے کی آزادی کا سہارا لے کر طویل عرصے سے مسلمانوں کی دل آزاری کا سلسلہ جاری ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور مذہب کی شان میں گستاخانہ عمل عالمی سطح پر تعصب اور نسل پرستی کو ہوادینے کی سازش ہے۔ جس کا عالمی برادری اور ذمہ دار اداروں کو نوٹس لینا چاہیے۔ یہ

کہ دنیا میں آباد مسلمان کسی صورت اپنے آف محظی اللہ کی شان میں تو ہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ ایوان فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی مسلسل ترویج اور فرانسیسی صدر کے غیر ذمہ دار انہر بیمار کس کا نہ صرف شدید الفاظ میں نہ مت کرتا ہے بلکہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اوسی (OIC) اور اقوام متحده میں یہ معاملہ اٹھائے تاکہ مستقبل میں اسلام دشمن طرز عمل کا راستہ روکا جاسکے۔

**جناب اسپیکر:** مشترکہ نہیں قرارداد نمبر 29 پیش ہوئی۔ محکم اس پر پہلے بولیں۔ ملک صاحب! محکم پہلے اس پر بولیں۔

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** میں حکومتی ساتھیوں کے ساتھ میں صرف ایک گزارش کروں گا جناب اسپیکر! اس کو ہاؤس کی طرف سے کر دیں سب کی طرف سے کیونکہ یہ سب کے دلوں کی دھڑکن ہے تو اس میں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) بہت مہربانی جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** بالکل اسکو۔ محکم پہلے اس پر بولیں پھر کوئی منظور کر دیتے ہیں۔ منظور کر دیتے ہیں پورے ہاؤس کی طرف سے جس طرح آپ نے لکھا ہے۔

**میر حمل کلمتی:** جناب اسپیکر! میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور۔۔۔

**جناب اسپیکر:** کرتے ہیں۔

**میر حمل کلمتی:** اور میری ایک request ہے اس میں کہ جس طرح ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے لیے احتجاج کرتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے ان کے لیے ریلیاں نکالتے ہیں یہ تو ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں میری request ہے اس حوالے سے کہ پورے ملک میں ریلیاں نکالیں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔ آیا مشترکہ نہیں قرارداد کو پورے ہاؤس کی حمایت کے ساتھ منظور کیا جائے؟ مشترکہ قرارداد پورے ہاؤس کی جانب سے منظور ہوئی۔

سردار محمد صالح بھوتانی، سردار یار محمد رند، میر ظہور احمد بلیدی، میر سلیم احمد کھوسہ، سردار عبدالرحمن کھیتaran، میر ضیاء لاکو صوبائی وزراء۔ جناب عبدالغافل ہزارہ، مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان اور جناب مبین خان، پارلیمانی سیکرٹری! محکمین میں سے کوئی ایک محکم اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 30 پیش کریں۔

### مشترکہ قرارداد نمبر 30

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ):** ہرگاہ کہ گزشتہ دنوں سے چند سیاسی جماعتوں نے ملک کے مختلف حصوں میں جلسے و جلوس کے نام پر جو وادیا مچار کھا ہے وہ گزشتہ انتخابات میں اپنی اپنی شکست خوردہ کی بھڑاس نکالنے

کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جمہوری عمل میں جلسے اور جلوس احتجاج اگرچہ ہر شخص کا جمہوری حق ہیں لیکن گوجرانوالہ اور کراچی کے جلوس میں جس انداز میں زہر اگلوائے گئے، وہ یقیناً کسی محبت وطن پاکستانی کے لیے ناقابل برداشت ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) ریاستی اداروں کے خلاف ہرزہ سرائی اور کردار کشی کسی بھی قومی سیاسی جماعت کا خاصہ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) ان سیاسی جماعتوں نے غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کے ذریعے قومی اداروں کے درمیان دُوریاں اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ اور یہ کہ ان غیر ذمہ داری سیاسی جماعتوں نے جلوس میں اپنے گفتار اور کردار کے ذریعے ملک کی انارکی سیاسی، سماجی اور معاشی ادائیں استحکام لانے کی سازش کی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) ایک ایسے وقت میں جب ملک و قوم کی معیشت ایف اے ٹی ایف (FATF) سمیت داخلی اور خارجی سطح پر چیلنجز درپیش ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) ایسے وقت میں قومی تجھیکی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے ریاستی اداروں پر بہتان تراثی اور ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان نام نہاد جلوسوں میں شامل جماعتیں کسی صورت بھی ملک و قوم کی خیرخواہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) ہم اس قرارداد کے ذریعے واضح کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) کہ پاکستان اور بلوچستان کے عوام پاک فوج سمیت تمام ریاستی اداروں کی قربانیوں پر فخر کرتے ہیں۔ اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے برعکس گوجرانوالہ کراچی کے جلوسوں میں ریاستی اداروں پر دشام تراثی اور قوم میں انتشار پھیلانے والوں کے طرز عمل کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) بلوچستان کے عوام اپنی فوج اور اداروں کے ساتھ ہمیشہ کھڑے نظر آئیں گے۔

**جناب اسپیکر:** مشترکہ قرارداد نمبر 30 پیش ہوئی۔ محرک اس پر۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) آپ بولتے رہیں وہ خاموش نہیں ہوتا ہے۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ):** جناب اسپیکر! جمہوری اقدار یہ۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب اسپیکر:** آپ لوگ واک آؤٹ کریں۔

**وزیر مکملہ خزانہ:** جناب اسپیکر! جمہوری اقدار یہ ہے کہ اسمبلی میں ہر کسی کو اپنے موقف کا اظہار کرنے کا حق ہے جس طرح ہماری اپوزیشن کا۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور)

**وزیر مکملہ خزانہ:** جناب اسپیکر! ان کی ہم ساری باتیں سکون سے سنتے ہیں تو مہربانی کر کے ہماری باتیں بھی سکون سے سنتیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب اسپیکر:** بس آپ شروع کریں۔

**وزیر ملکہ نژادناہ:** جناب اسپیکر! کچھ۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! کچھ عرصے سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کچھ سیاسی پارٹیاں ملک میں ہمارے جمہوری ہمارے اداروں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ ہر ملک کی ساکھ اسکی جمہوری اداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) اور اس کے قومی اداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جناب اسپیکر! کچھ سیاسی پارٹیاں جن کے اپنے عزم ہیں وہ ہمارے اداروں کے سربراہان پر الزام تراشیاں کی ہیں، بہتان تراشیاں کی ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آیا ان کی زبان اپنی نہیں ہے یا کسی اور غیر ملکی نے ان کی زبان خریدی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! ہماری فوج کے جوانوں نے قربانیاں دی ہیں انہی کی وجہ سے ہماری سرحدات حفظ ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) انہی کی وجہ سے ہماری قوم چین کی نیند سورہ ہی ہے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) لیکن جناب اسپیکر! جس طرح کے جلسے جلوس کیے جا رہے ہیں اور جس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی اور ایجنسی پر کارفرما ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! بلوچستان کے لوگ اپنے اداروں سے محبت کرتے ہیں اپنے اداروں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اپنے اداروں کی ہمیشہ پشت میں کھڑے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! پاکستان میں جتنی بھی ہم نے جنگیں لڑی ہیں جتنے بھی معاملات ہوئے ہیں جب بھی ہم نے دشمنوں کے کان کھٹکے ہیں اُس وقت اور بھی بھی پوری قوم اپنی افواج کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی اور ابھی بھی کھڑی ہے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) دیکھیں جناب اسپیکر! آج مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے لوگ اپنی سیاست چکانے کے لیے اپنے ناکام ایکشن میں اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے سیاست کی بجائے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) issues کی بجائے وہ اداروں کو فیچ میں لارہے ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہے کہ دس، پندرہ سالوں سے جب اس پورے ملک میں دشمنوں کی لہر تھی خبر سے لیکر پسندی تک، کراچی سے لے کر لاہور تک، ہر جگہ دھماکے ہوتے تھے۔ ہر جگہ لوگ غیر محفوظ تھے۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) یہی فوج تھی، یہی ادارے تھے جنہوں نے دہشت گروں کے خلاف جنگ لڑی۔ دہشت گروں کے دانت کھٹے کیے۔ اور آج انہی کی بدولت ہم ایک چین کی نیند سورہ ہے ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) اور اسی ملک کو

امن نصیب ہوا ہے۔ جناب اپسیکر! بجائے ان جلوں میں اپنی فوج کی ان قربانیوں کو سراہتے اپنی فوج کی حوصلہ افزائی کرتے لیکن بد قسمتی سے فوج کے سربراہان کا نام لیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر اجب بھی کسی ملک میں اندر ورنی انتشار آتا ہے یا اندر ورنی انتشار لانے کی کوشش کی جاتی ہے تو سب سے پہلے اُس کے اداروں کو کمزور کرنے کو کوشش کی جاتی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر! یہ عمل انکو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اُن کو سیاسی اقتدار برقرار رکھنی چاہئیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر! اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ کئی دہائیوں سے ان جو اقتدار میں براں جماں تھے لیکن بد قسمتی سے انہی کی وجہ سے آج ملک معاشر بدحالی کا شکار ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) آج ملک میں ترقی کی شرح پیچھے ہے یہ انہی کی bad-governance کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) اور ہم سارے اُسکو بھگت رہے ہیں۔ جناب اپسیکر! یہ زبان جو لویڈران نے وہاں استعمال کی اس ہم سخت مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر! یہ زبان کسی محبت وطن پاکستانی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) یہ زبان مودی کی ہو سکتی ہے، یہ زبان اسرائیل کے وزیر اعظم کی ہو سکتی ہے، یہ زبان اُس شخص کی ہو سکتی ہے جو اس ملک کو اس قوم کو وہ ترقی یافتہ نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) اس ملک کو آگے بڑھتا ہو انہیں دیکھنا چاہتا یہ وہی زبان ہے جو بد قسمتی سے گجرانوالہ اور کراچی میں استعمال ہوئی اور کل کوئی میں استعمال ہوئی۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر! میں آخر میں آپ کے توسط سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے جس طرح ہماری افواج کو لکارا ہے جس طرح عوام میں ان کی عزت اور وقار کو محروم کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) جناب اپسیکر! کیا یہی لوگ جب ان کے درکر ز شہید ہوئے تھے دہشت گردوں نے ان کے درکروں کو شہید کیا تھا میں ان کا نام لے سکتا ہوں، ان کی خواتین کو شہید کیا تھا مردوں کو شہید کیا تھا یہاں کے اساتذہ کو شہید کیا تھا یہاں راگیروں کو شہید کیا تھا۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) کیا ان کے منہ سے ایک مذمتی بیان آیا ہے۔ ایک بات انہوں نے کی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے مذموم عزم نم ایں۔ یہ صرف اور صرف اپنی فوج اور اپنے اداروں کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیک بجائے گئے۔ شور) اور اس چیز کو میں اور جتنے بھی حکومتی پیغمبر کے اراکین ہیں ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے

ہیں۔ اور ان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اپنی زبان کو کھڑول رکھیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جلسے کرنا جلوس کرنا ایکشن اڑنا یہ ہر کسی کا حق ہے لیکن کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے اداروں کے خلاف بات کریں۔ وہ باہر میٹھ کر دشمنوں کو خوش کریں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہو گا کہ یہ war 5<sup>th</sup> generation چل رہی ہے۔ اور اسی war میں یہ جوان کے بیانات تھے اٹھیا کے سارے ٹی وی چینل پر یہ دکھانے کی کوشش کی گئی کہ پاکستانی فوج اور پاکستانی عوام پاکستانی پولیس آپ میں اڑ پڑی ہیں ان کے درمیان انتشار آیا ہوا ہے۔ پاکستان تباہی کے دہانے پر پہنچا ہوا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) جناب اسپیکر! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔ڈیک بجائے گئے۔شور) میں اپنے ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں thank you جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی شکر یہ جی اور کس نے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) اصغر صاحب! پہلے محکمین میں سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند) محکمین میں سے کوئی بولے گا۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) جی اصغر اچکزی صاحب کی مائیک کھول دیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند) آپ اس کو چھوڑ دیں نا۔

**جناب محمد بنیں خان خلجمی:** جناب اسپیکر!۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)

**جناب اسپیکر:** جی آپ تقریر کریں۔ تقریر یو ہوتی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند) دیکھیں آپ لوگوں نے بھی بات کرنی ہے اور گورنمنٹ نے بھی بات کرنی ہے۔ اگر آپ لوگ شور پر کرتے ہیں تو پھر اس کو ہم لوگ پاس کرتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کو سننا ہے۔

**وزیرِ محکمہ خزانہ:** جناب اسپیکر! یو لوگ میں ہیں اور ہماری بات کو تسلی سے سنیں اور اپنی بات کریں۔

**جناب اسپیکر:** اصغر اچکزی صاحب! دیکھیں ہاؤ۔۔۔۔۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** جناب اسپیکر! اس پر بات کرنی چاہیے دونوں طرف سے۔ بات ہو جائے اس قرارداد پر۔ جو اس کے حق میں بولتے ہیں وہ حق میں بولیں گے جو اس کو نامناسب سمجھتے ہیں وہ اس کی نامناسب کے حوالے سے کوئی بات کریں گے۔ تو میں عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے آپ کی اجازت سے اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو؟

**جناب اسپیکر:** دیکھیں! ایک چیز ہے۔ اگر ساری اپوزیشن کی طرف سے بھی نام آئے ہوئے ہیں اور گورنمنٹ

کی طرف سے بھی۔ اگر آپ لوگوں نے اس پربات کرنا ہے تو پھر شورنیں کریں ایک دوسرے کو سنیں جہو، ریت جی اصغر اچکزی صاحب۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** بڑی مہربانی جناب اسپیکر ایقیناً۔۔۔ (مداخلت)

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر مکملہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب اسپیکر صاحب! آپ اپنی رولنگ دیں کہ دونوں ایک دوسرے کو سنیں۔

**جناب اسپیکر:** رولنگ بھی ہے کہ دونوں طرف سے خاموشی سے سنیں۔ لہس ہو گیا وہ بھی سنیں گے آپ کی بھی سنیں گے۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے نور محمد دمڑ صاحب! آپ بیٹھیں۔ جی اصغر اچکزی صاحب! یہ دیکھیں آپ لوگوں نے خاموشی سے سننا ہے ایک دوسرے کو یہ جمہوریت کا حسن ہے۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** ایک تو آپ کی بڑی مہربانی جناب اسپیکر! یہ جو قرارداد پیش ہوئی کل کے جلسے کے حوالے سے۔ بڑی تفصیلی قرارداد بھی ہمارے سامنے ٹیبل بھی ہوئی ہے۔

**جناب اسپیکر:** پُرانی بھی اس میں ہے۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** یہ مجھے پہنچنیں ہے کہ ہمارے دوستوں نے کل کے جلسے کے مقررین کو صحیح طریقے سے سنا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔ (مداخلت) میں کل کے جلسے کی بات کر رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** کل کا نام نہیں ہے اس میں۔

**جناب اصغر خان اچکزی:** ٹھیک ہے۔ جناب اسپیکر! وہ اُسکے حوالے بھی کروں گا میں کل انہی مقررین کو جنہوں نے گو جرانوالہ میں خطاب کیا تھا۔ جن مقررین نے کراچی میں خطاب کیا تھا۔ تقریباً 99% انہی مقررین نے کل کے جلسے میں بھی خطاب کیا جو ہم نے سنے۔ پی ڈی ایم کا حصہ ہوتے ہوئے یعنی وہاں چند باتیں جو ہر ایک مقرر کی زبان کی میں آپکے سامنے، اس ہاؤس کے سامنے گوشزار کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے ہمیں ان پارٹیوں کی عزت کرنی چاہیے۔ میں خاص کر ٹریوری پیغماں کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔

وہ کیوں جناب اسپیکر؟ یعنی یہ ہماری وہ پارٹیاں رہی ہیں ماضی میں۔ چاہے اُس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے۔ ہمارے بعد بھی سارے ساتھی اس پاکستان مسلم لیگ (ن) کے 2018ء سے پہلے کا حصہ تھے۔ دوسری بات اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ تھے۔ تو کیا ہمارے اس ہاؤس کے، ہمارے قائد ایوان سے لیکر انکی فیملی تک گئے۔ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا ماضی میں حصہ نہیں رہے؟ کیا یہ بغاوت تھی کل کے جلسے سے انہوں نے محسوس کیئے ہیں؟ کیا آج کے ہماری ٹریوری پیغماں کے کافی سارے ساتھی ماضی کی پشتونخواہی عوامی پارٹی سے

وابستہ نہیں رہے؟۔ کیا ہمارے اسی ایوان کے کافی ساتھی کل کے اُس جلسے میں شریک جمیعت علماء اسلام کا حصہ نہیں رہے؟ یعنی ایک دن میں ایسا کونسا آسمان ٹوٹا کہ خدا نخواستہ آج ہم ایک قرارداد کے ذریعے ان سب کو بغاوت سے لیکر غداری کے زمرے میں، پتہ نہیں کہاں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کل کے جلسے میں بات کیا ہوئی جناب اپسیکر؟ جو lump-sum قراردادوں کی شکل میں پھر عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی جزل سیکرٹری اور پی ڈی ایم کے ترجمان نے سمیٹ لیئے۔ کل کے جلسے میں بلوجستان میں چیک پوسٹوں کے ناروا رویہ کی بات؟ تو کیا جناب اپسیکر! ہم ہر ایک دل پر ہاتھ رکھ کر کیا ہم اس پورے بلوجستان میں گوادر سے لیکر حب چوکی سے لیکر چمن تک پھرڑو ب تک پھر آپکے بارکھان تک پھر ڈیرہ غازی خان کے بارڈر تک کیا ہم یہ محسوس نہیں کرتے کہ یہاں ہمارے لوگوں کی چیک پوسٹوں کے ذریعے تذلیل نہیں ہو رہی۔ جناب اپسیکر! وہاں کل یہ بات ہوئی کہ ہمارے ہاں اس وقت تک بھی جواس کے بعد تحریک التوا آتی ہے۔ اسدخان اچکزی جو ایک ذمہ دار آدمی ہے عوامی نیشنل پارٹی کے۔ اُن سمیٹ جتنے بھی missing-persons ہیں کیا ان کی ماں میں اور بھینیں نہیں ہیں؟ کل جن کے نچے روکران قائدین کے سامنے اُن کے پاؤں پڑے تھے۔ کسی کی گوادر میں پناہ لیئے بیٹھی تھیں وہ بچیاں۔ کہ آخر گناہ کیا ہے؟ کل کے جلسے میں مقررین کی بات تھی کہ اگر خدا نخواستہ یہاں کسی سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو اُسے قانون کے کٹھرے میں لا کر پیش کیا جائے۔ سالہاں سال لوگ اپنے پیاروں کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن ماڈل کا کیا حال ہو گا اُن خواتین کیا کیا حال ہو گا؟ اُن بہنوں کی کیا پوزیشن ہو گی اُن بھائیوں کی کیا پوزیشن ہو گی؟ تو کیوں ہم یہ مطالبہ کرتے ہوئے خدا نخواستہ بغاوت کرتے ہیں؟ اسدخان اچکزی جو عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی پریس سیکرٹری ہیں پچھلے ماہ کی بچپن تاریخ کو آج اُس کو ایک مہینہ پورا ہو رہا ہے۔ ایئر پورٹ روڈ جیسے پوش ایریا سے کہا جاتا ہے ”کوئی safe-city ہے۔ اور دس ارب روپے کے لگ بھگ خرچ کیا جا رہا ہے صرف اُمن دامان کے حوالے سے“ تو کیا یہ کوئی گناہ ہے کہ یہ قائدین یہ مطالبہ کر لیں کہ اسدخان اچکزی سمیٹ جتنے بھی لاپتہ لوگ ہیں اُن کو بازیاب کرایا جائے۔ اگر وہ گناہ گار ہیں اُن کو عدالت کے کٹھرے میں لا کھڑا کیا جائے۔ جناب اپسیکر! کل کے جلسے میں بات کیا ہوئی؟ کل کے جلسے میں سندھ پولیس کو خراج تحسین پیش کیا گیا کہ دو بجے ایک آئی جی کواغوا کیا جاتا ہے اور وہ اعتراف کرتا ہے۔ اس طرح بھی نہیں۔ اور اُس کے اُس احتجاجاً چھٹی کے نتیجے میں سندھ کے تقریباً بیس سے تیس جوڑی آئی جیز اور ایس ایس پی رینک کے آفسرز تھے وہ بھی چھٹی پر چلے جاتے ہیں۔ وہاں اُس کی مذمت کی گئی اُس روپی کی مذمت کی گئی۔ اور ساتھ ہی اُس کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تو کیا یہ کوئی غلط بات ہے؟ یہ بات دنیا کے سامنے آچکی ہے۔

یہ بات تو ایسی نہیں ہے کہ خدا نخواستہ کوئی چھپ چھپا کر وہاں ہو رہی تھی۔ کل کے جلسے میں بات کیا ہوئی جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: اچکزی صاحب! اس میں کل کے جلسے کا ذکر نہیں ہے۔

جناب اصغر خان اچکزی: میں کل کے جلسے کی بات کر رہا ہوں جس کی آج قرارداد پیش ہوئی۔ میں اس جلسے کی بات کر رہا ہوں۔ کل کے جلسے میں سندھ اور بلوچستان کے جائز کی بات ہوئی کہ وفاق کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ یہ جو پریزیڈنٹ ہاؤس ایک طرح سے آرڈیننس کی فیکٹری بنایا ہوا ہے۔ ایوان کے ذریعے سے جو بھی قانون سازی ہونی ہے وہ ہونی چاہیے۔ سندھ اور بلوچستان کے حقوق پر، انکے جائز پر۔ انکے وسائل پر اس طرح ڈاکہ زندگی بھی صورت ہمیں قبول نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! کل کے جلسے میں بات کیا ہوئی؟ کل کے جلسے میں بات یہ ہوئی۔

جناب اسپیکر: کل کے جلسے کا توسیب نہ سن لیا۔ کل کا ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اسپیکر! محسن داڑھ جیسے respectable شخص جو اس ملک کے ایک مقدس ایوان نیشنل اسمبلی کا ممبر ہے۔ اس کو جس طریقے سے ایرپورٹ پر رکھ کر کے رات بارہ، ڈیڑھ بجے اُدھر سے اٹھا کر باپی روڈ پھر براستہ بی واپس اسلام آباد پہنچایا گیا یہ کونی روایت ہے؟ ہم تو روایت کے امین لوگ ہیں۔ خاص کر بلوچستان کے لوگ یہاں رہنے والے جتنے بھی بلوج، پشتون اقوام، ہماری ہزارہ برادری۔ ہمارے سینیٹرز ہیں۔ یہ تو سب کے سب مہمان نوازی کے امین اور روادار لوگ ہیں۔ تو جو رویہ محسن داڑھ اور ندیم اصغر کے ساتھ روا رکھا گیا۔ اس کی نہ مدت ہوئی کل کے جلسے میں۔ کل کے جلسے میں اس بات کا مطالبه کیا گیا کہ قاضی فائز عیسیٰ کو جس ناجائز طریقے سے گھٹینے کی کوشش ہوئی سپریم کورٹ میں اور جس طریقے سے وہ سرخ دھوئے۔ تو اخلاق اتھا ہمارے صدر صاحب کو ہمارے پرائم منٹر صاحب کو۔ اخلاق اتھا ہمارے وزیر قانون کو استغفی دینا چاہیے تھا۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد کل کے جلسے میں جناب اسپیکر! اس ملک میں ووٹ کے تقدس پر بات ہوئی۔ کل کے جلسے میں اس پر بات ہوئی کہ یہاں جو بھی ایکشن ہوں وہ fair و free ہوں۔ اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔ اور ساتھ ہی جو بھی حقدار ٹھہرے اقتدار کا۔ اقتدار انکے حوالے کیا جائے۔ کل کے جلسے میں اس پر بات ہوئی اور سختی سے اس بات کی ایک طرح سے نہ مدت ہوئی کہ سندھ میں جو کچھ ہوا۔ وزیر اعظم کو اس کا نوٹس لینا چاہیے تھا۔ وزیر داخلہ کو اس کا نوٹس لینا چاہیے تھا۔ قانون کے حوالے سے ہمارے چیف آف آرمی اسٹاف کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے معاملات کا نوٹس لے لیں۔ قانوناً نوٹس وزارت داخلہ کو اور

وزیر اعظم آفس کو دینا چاہیے تھا۔ کل کے جلسے میں یہ بات ہوئی۔

**جناب اسپیکر:** پیپلز پارٹی نے اُس سے request کی تو یہ آپ کی knowledge میں ہو کہ آپ کی تحریک میں شامل ایک بڑی پارٹی کے لیڈرنے آرمی چیف سے request کی تو تب آرمی چیف نے اس پر ایکشن لیا۔ یہ آپ کی request پر کردی۔ آپ اس چیز کو اپنی تحریک میں موجود لوگوں سے بات کریں۔

**جناب اصغر خان اچنڈی:** آپ مجھے بات کرنے دیں۔ لیکن یہ بات آج جناب اسپیکر! ہم اُس طرف جا رہے ہیں۔ آپ مجھے بات کرنے دیں کل کے جلسے میں اس پر بات ہوئی کہ ہم اس ملک کے تین مرتبہ منتخب وزیر اعظم کو غدار declare کریں۔ اس کی مذمت ہوئی اور ساتھ ہی اُس ایف آئی آر کی مذمت ہوئی جس میں جزل عبدالقادر بلوج جیسے صدر کو کمانڈ کرنے والے جزل پر بغاوت کا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ جزل قوم جیسے آدمی پر بھی بغاوت کا مقدمہ کاملاً درج ہوا ہے۔ جزل صلاح الدین (ریٹائرڈ) ترمذی جسے لوگوں پر بھی بغاوت کے مقدمے درج ہوئے۔ کل کے جلسے میں اس بات پر بات ہوئی کہ جس کشمیر کا ہم رونا رور ہے تھے۔ وہ 370 کے تحت ہم سے لے گئے لوگ۔ ہم نے کیا کیا۔ ہر جمع کو احتیاج کر کے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھوٹکنے کی کوشش کی۔ کل کے جلسے میں یہ بات ہوئی کہ آج کے آزاد کشمیر کے وزیر اعظم پر بھی بغاوت کا مقدمہ جو درج ہوا ہے اُس کی مذمت ہوئی۔ آج کے یعنی جو کشمیر ہمارا تھا وہ تو گیا جس کی ہم بات کر رہے تھے۔ جو اس وقت کے پرائم منستر پر بھی ہمارے حکمرانوں نے بغاوت کے مقدمے درج کیتے۔ کل کے جلسے میں تو یہ باتیں ہوئیں۔ کل کے جلسے کو ہم اس قرارداد کے ذریعے، مذمت آپ کر کے ہم دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اور کل کے جلسے میں اس بات کی مذمت ہوئی کہ یہ اس جلسے سے خدا نخواستہ کوئی انقلاب برپا نہیں ہونا تھا۔ خدا نخواستہ اس جلسے سے ملک کو ٹوٹا نہیں ہونا تھا۔ یا ایسی کوئی قیامت آکر گری کہ کل کے دن پورے کوئی نیٹ سروں کو ختم کیا گیا۔ پورے جلسے کے حوالے سے راستوں میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ کل کے جلسے میں تو یہ باتیں ہوئیں۔ کل کے جلسے میں اور خاص کراس طرح کے ڈیمو کریکٹ ماحول کو آپ پارلیمنٹ کے ذریعے سے اگر اُس کی مذمت کی قرارداد لائیں گے۔ اور بحث کرنے کی کوشش کریں گے تو دنیا کو آپ جمہوریت کا کیا پیغام دیں؟ جمہوری اداروں کے تقدس کا کیا پیغام دیں گے؟ کل کے جلسے میں تو خدا نخواستہ پُواری اور سرکاری لوگوں کو اکھٹا کر کے یا پیسوں کے ذریعے سے ہزاروں لاکھوں کا مجمع اکھٹا نہیں ہوا تھا۔ یہ تو سارے کے سارے اس ملک کی وہ ڈیمو کریکٹ فورسز تھیں جس کی ایک ہستیری ہے۔ جو اس طرف بیٹھے ہیں یا جو اس طرف بیٹھے ہیں یہ ہمارے کے سارے کسی نہ کسی وقت ان پارٹیوں سے وابستہ رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی سے لیکر پاکستان مسلم لیگ (ن) تک۔

پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی تک۔ بی این پی (مینگل) تک۔ عوامی نیشنل پارٹی تک۔ جمعیت علمائے اسلام تک۔ نیشنل پارٹی تک۔ یہ تو سارے اُنکے ایک طرح سے پیر دکاروں میں سے تھے۔ جو غوث بخش بزنجو کے شاگرد تھے جو سردار عطاء اللہ خان مینگل کے شاگرد تھے جو نواب خیر بخش مری کے شاگرد تھے جو فخر افغان باچا خان کے پیر دکار تھے جو خان عبدالولی خان کے پیر دکار تھے جو مولانا مفتی محمود صاحب کے پیر دکار تھے۔ یہ لوگ ہیں جس کی ایک ہسترنی ہے اس ملک میں جمہوریت کے حوالے سے۔ (ڈیک بجائے گئے) تو کیوں ہم ایسے لوگوں کی اور ایسی تحریکوں کے خلاف قراردادیں لا کر دنیا کو ایسا پیغام دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جو رہی سی جمہوریت ہے اُس کی بھی نفی انہی لوگوں کے ذریعے سے کی جا رہی ہے۔ تو جناب اسپیکر! مجھے انہیانی افسوس ہوا آج کی قرارداد پر۔ میں بذاتِ خود عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے اس قرارداد کی مدد و مہم کرتا ہوں کہ یہاں یہ کیوں لائی گئی۔

Thank you

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ جی آپ بیٹھیں۔ جس طرح آپ نے ذکر کیا۔ اس تحریک میں آپ لوگوں کے ساتھ جو۔۔۔

(آذانِ عشاء۔ خاموشی)

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ جو PDM میں شامل آپ کی جتنی پارٹیاں ہیں اُن میں سب سے بڑی پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئر مین بلاول بھٹوزرداری نے آرمی چیف سے request کی تھی کہ وہ اس کا نوٹس لیں اور ان کا شکرگزار ہیں کہ چیزوں کو خراب ہونے سے پہلے انہوں نے نوٹس لیا۔ اور ہم آرمی چیف کا بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے اس چیز کا بروقت نوٹس لیا۔ میرے خیال میں آپ کو خدا ایک تو کہتے ہیں کہ آرمی چیف نوٹس لیں۔ اور بعد میں آپ لوگ کہتے ہیں کہ اُن کو حق نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں کو کریں۔ مجھے سمجھ نہیں آتا پہلے اپنے پلیٹ فارم پر اس چیز کو اٹھا کر میں کہ آیا آرمی چیف کو اٹھانا چاہیے یا پاکستان کے وزیر اعظم کو اٹھانا چاہیے۔ جب آپ کسی کو کہہ دیتے ہیں وہ ملک کے مفاد میں کوئی اگر نوٹس لے لیتا ہے۔ میرے خیال میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ ہم اس پر آرمی چیف کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے چیزوں کو خراب ہونے سے پہلے اس کا نوٹس لیا۔

جی عبدالحالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالحالق ہزارہ (وزیر برائے کھلیل و ثقافت): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر! میں عموماً میری کوشش بھی ہوتی ہے اور میں بہت سارے stages پر بھی میں نے کہا بھی ہے کہ اس مائیک کے اوپر جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے محل وقوع اور صورتحال، لوگوں کو دیکھ کر کیسے کے سامنے جب میں بات کر رہا ہوں

محھے ایک ذمہ دار شخص کی طرح بات کرنی چاہیے۔ پھر ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ جب عزت بخشنا ہے وہ بڑا آدمی ہوتا ہے وہ کسی پارٹی کا چیئرمین ہوتا ہے، وہ کسی اسمبلی کا اسپیکر ہوتا ہے، وہ کسی صوبے کا چیف منستر ہوتا ہے، وہ علاقے کا ایمپی اے ہوتا ہے تو وہ بہت زیادہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ اُس کے کندھوں پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیا آج آپ کیرے کے سامنے جب آپ بات کر رہے ہیں تو آپ کی بات کا ساری دنیا نوٹس لے رہی ہوتی ہے۔ آپ کی بات اس طرح نہیں ہے اس کو تنا آسان نہ سمجھیں کیا آپ نے جو کہا آپ کو چاہیے اُس کے جو consequences ہیں اُس کو آپ دیکھ لیں کہ اس کے کے اثرات کیا ہونگے آنے والے دنوں میں اس کے کیا منفی اثرات ہونگے یا ثابت اثرات ہونگے۔ اس سے ہمارے دشمن ممالک کو کیا فائدہ ہوگا۔ ہم کس کو خوش کر رہے ہیں کیا ہم کہیں پر اصلاح لارہے ہیں یا کہیں پر ہم حالات کو بگاڑ رہے ہیں۔ اس لئے جناب عالی! ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہم نے شروع دن سے کہا ہے کہ ہم نے institutions کو مضبوط نہیں کیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ سے کوشش کی ہے کہ اپنے institutions کو disstable کریں اُنہیں مطلب خراب کریں۔ اور آج کل ہر جگہ پر چرچا بھی یہی ہے<sup>4</sup> 5<sup>th</sup> generation war ، 5<sup>th</sup> generation war کیا جا رہا ہے کہ آپ کے جو بھی strong institutions discuss کے لائیں۔ آپ دنیا کو باور کر لیں کہ آپ کے institution مطلب اس طرح کا ہے۔ تو یہ 5<sup>th</sup> generation war کی ہے۔ ہم اپنے institutions کو میں تو بعض اوقات حیران ہوں کہ بعض ساتھی جب بات کرتے ہیں میں اُس سے یہ محسوس کرتا ہوں کہ یا ہمیں یہ محسوس نہیں کرانا چاہیے کہ میں کسی غیر کے ایجنڈے پر کام کر رہا ہوں۔ ہمیں آج کم از کم، کس ملک میں، مطلب کو نسا ملک بتایا جائے جس کی law enforcement agencies کی پارلیمنٹ نہیں ہے یہ تو ہر کسی کی ہیں۔ ایک عجیب صورتحال ابھی اس قرارداد کے حوالے سے جو ہم محسوس کر رہے ہیں کہ ایک ایسا ذمہ دار شخص جو ہم خود کہہ رہے ہیں کہ تین مرتبہ اقتدار پر رہنے کے باوجود جب ان کی طرف سے ایک غیر ذمہ دارانہ statement تقریر گھنٹے یا 45 منٹ کی آتی ہیں اور وہ آپ کے سب سے زیادہ مضبوط ادارے ہیں ان کو ٹارگٹ کر رہے ہیں۔ کیا یہ 5<sup>th</sup> generation war نہیں ہے۔ کیا ان کی تقاریر سے یا تقریری سے کس کو خوشنی ہوئی۔ کیا انڈیا کو خوشنی نہیں ہوئی ہے؟ سب سے زیادہ انڈیا کو خوشنی ہوئی ہے

سب سے زیادہ آپ کے دشمن جو بارڈر کے چاہے کہیں پر بھی ہیں جو check and balance رکھتا ہے تو اُن کو خوشی ہو رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھائی ہماری جنگ ہماری جو بھی سیاست ہے گھر کے اندر ہے اسکو آپ گھر کے باہر کیوں لے جا رہے ہیں۔ آپ اسکو زبان خاص و عام پر کیوں لا رہے ہیں؟ آپ لوگوں کی دنیا کی انگلیاں ہماری طرف کیوں اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ آپ بہت زیادہ ذمہ دار شخص ہیں آپ تو تین دفعہ وزیر اعظم رہ چکے ہیں آپ کو A سے لیکر Z تک آپ کو معلوم ہیں۔ آپ کو یہاں کے challenges بھی معلوم ہیں۔ آپ کو خطے کی صورت حال بھی معلوم ہیں۔ آپ کو لوکل ہصوبائی جو بھی challenges ہیں نیشنل اور انٹرنیشنل challenges بھی آپ کو معلوم ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ بحث آپ پر ہو رہی ہے وہ کس وجہ سے ہو رہی ہے، کشمیر کا مسئلہ آپ کو سب سے زیادہ معلوم ہے باخبر آپ ہیں۔ لیکن آپ کی طرف سے جب اتنا غیر ذمہ دارانہ statement آتا ہے کہ آپ institutions کو بدنام کرتے ہیں۔ تو اس سے ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہو گا اس سے دشمن کو فائدہ مل رہا ہے۔ اسلئے ہمیں کم از کم آج اس چیز پر پہنچنا چاہیے آج ہمیں فیصلہ کرنا چاہیے کہ high ranking disturb کو ہم نے کسی صورت میں disturb نہیں کرنا ہے۔ اس کو اگر آپ نے disturb کیا تو آپ trouble-create کرو گے۔ اور یہ کسی کے مفاد میں نہیں ہو گا نہ جمہوری قوتوں کے مفاد میں ہو گا نہ صوبوں کے مفاد میں ہو گا نہ مرکز کے مفاد، کسی کے مفاد میں نہیں ہو گا۔ اسلئے اس قرارداد کی جو ہم نہ مت کرتے ہیں اُس کے پس پر وہ جو حقائق ہیں جس سے آپ نے اس ملک کو نقصان پہنچایا ہے۔ آپ کی تقریر ایک عام ریٹھی والے کی تقریر نہیں ہے۔ آپ کی speech کسی shoe-maker کی تقریر نہیں ہے آپ کی تقریر وہ ہے کہ آپ تین مرتبہ وزیر اعظم رہ چکے ہیں آپ کم از کم اتنی غیر ذمہ دارانہ۔ ہماری سیاسی پارٹیوں کی بدمقتوں یہی رہی ہے کہ ہم جب speech کرتے ہیں جہاں اس ملک پر جو کچھ بولتے ہیں کل ہم خود اُس چیز سے پچھاتے ہیں۔ اوڑمیں اس اسٹیچ پر آج اس فلور پر کہوں گا کہ آپ باور کر لیں کہ جنہوں نے یہ statement دیا ہے کل وہ خود پچھتا کیں گے خود کہیں گے کہ بھی وہ میرا نہیں تھا۔ اس سے پہلے نہیں دیا اس طرح کی statement؟ اس سے پہلے نہیں کہا گیا کہ میں لا ہو رکی گلیوں میں گھٹیوں گا، آپ کو لٹکاؤں گا، یہ کروں گا وہ کروں گا۔ آج اُن کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں، تو یہ ساری چیزیں آج ہمیں دیکھنا ہو گی ہم اس طرح نہیں ہیں کہ خدا نخواستہ آج ٹھیک ہے ہماری بہت زیادہ قابل ستائش مطلب ہماری سیاسی پارٹیاں ہیں، قابل عزت ہیں، قابل قدر۔ جو ایک سیاسی و جمہوری طریقے سے آگے یجا رہے ہیں آگے جا رہے ہیں، ملک کو چلا رہے ہیں جمہوریت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اپنے حقوق کے لئے کوشش کر رہے ہیں، صحیح بات ہے آپ

کریں۔ لیکن آپ کم از کم اس طرح ناکریں کہ دنیا کے لئے تمثیل بن جائے۔ اور اپنی 5<sup>th</sup> generation war کی ایک شق یہ ہے کہ آپ اپنا جو آپ کا وہی صحیح ایک ادارہ رہ چکا ہے ایک ادارہ ہے دو ہے یا تین ہیں عدالتیں ہیں آپ اس کو blaming کیوں کر رہے ہیں۔ آپ کی پارلیمنٹ ہے آپ اُس کو بدنام کیوں کر رہے ہیں۔ آپ کے فوج ہے آپ اس کو کیوں؟۔ کوئی ملک کسی فوج کے بغیر رہ سکتا ہے؟۔ جب آپ اس کو مارگٹ کروں گے جب آپ انگلیاں اُن کی طرف اٹھائیں گے جب ساری دنیا کو آپ تاؤ گے کہ یہ چیزیں ہو رہی ہیں ہمارے ملک میں اس طرح ہو رہا ہے۔ تو کیا خدا را! اس وقت ایسی حالت میں۔ ایک تو یہ show کیا جا رہا ہے کہ آپ اپنی آنا کی تسلیم کیلئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ آپ کسی چیز کیلئے نہیں کریں، آپ اپنی ضد، بعض کیلئے یہ سارا کچھ کر رہے ہیں۔ اسلئے ہم یہ قرارداد لائے اور اس طرح کی ہم نے اُس کی مذمت کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کو منفی نہ لیا جائے بلکہ اس کو پاکستان کی credibility, sanctity, sovereignty کیلئے ایک نیک شگون قرار دیا جائے۔ مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ، اس میں محکمین میں سے کوئی بولنا چاہے۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ مالیات):** جناب اسپیکر! یہ Astola Island پر جو بات ہوئی ہے یہاں اور باہر جو باتیں کر رہے ہیں اور ایک confusion پھیلا رہے ہیں، میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ پاکستان جو ہے وہ convention of biological diversity یہ signatory ہے 1992ء میں۔ اس میں یہ ہے کہ جو Island اور جو marine species ہیں، 17% جو wildlife ہے جو 10% protection ملے اس CBD کا حصہ ہے، اسی طرح جو marine species میں جو اُس کو protection ہے اس میں گی۔ تو گورنمنٹ آف بلوچستان نے 2016ء میں ایک notification کیا تھا، جس میں Astola Island Marine protected area was declared. وہاں fishing ہو سکتی ہے۔ اور وہ full time Marine میں Astola Island میں ہے۔ اور باقی جو sports activities ہے اور باقی جو scuba diving ہے میں جیسے منعقد ہو سکتی ہیں، نہ activities وہاں ہے۔ اب یہ چونکہ ہم ایک انٹرنیشنل کونسل کے ہم signatory ہیں، یہ بالکل نہ وفاق میں protection ملی ہے۔ اب یہ چونکہ ہم ایک انٹرنیشنل کونسل کے ہم signatory ہیں، یہ بالکل نہ وفاق میں جا سکتا ہے نہ ہی اس پر کوئی اور activity ہو سکتی ہے۔ تو اس کی clarification ضروری ہے۔ اگر کسی کو notification چاہیے وہ میرے پاس پڑا ہوا ہے میں اُسکو share کر دوں گا۔۔۔ (مدخلت)

**جناب اسپیکر:** یہ Astola Island کے ساتھ ساتھ باقی چیزوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

**وزیر ہجومہ مالیات:** اس پر جو وہ invoke نہیں ہوتی، آپ ذرا اس کو پڑھیں۔ آپ اس کا نوٹیفیشنس دیکھ لیں۔ آپ انٹریشنل کونسل کے signatory ہیں۔ جب آپ اس کے signatory بنتے ہیں تو اس پر وفاق کا apply law نہیں ہوگا، یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کا حصہ رہے گا۔

**جناب اسپیکر:** ظہور! آپ نے مفت میں ایک اور چیز چھیڑ دی اور چیز شروع ہو گئی ہے۔

**سید احسان شاہ:** جناب اسپیکر! اگر بات آئی ہے جزاً پر مرکزی حکومت نے ایک ordinance کے ذریعے، دو صوبوں کے جزاً کو اپنی تحویل میں لینے کی بات کی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے۔ یہ بالکل زیادتی ہے۔ اور اس ordinance میں اگر سنده اور بلوچستان کے جتنے جزاً ہیں وہ صوبوں کے ہی ہیں۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ کو investment کے لیے چاہیے یا کسی مقصد کے لیے چاہیے، ایک GCDA کے وہ ظہور بلیدی صاحب خود اس کے منظر رہے ہیں۔ میں بھی اس کا منظر رہا ہوں۔ ایک GCDA ادارہ موجود ہے صوبے کے اندر اور اسی طرح سے سنده کے اندر بھی موجود ہے۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ investment کرنی ہے یا کوئی activities کرنی بھی ہیں تو اس کے توسط سے ہو سکتے ہیں۔ جس جزاً کی بات کی جا رہی ہے وہ 70ء کی دہائی میں فیڈرل گورنمنٹ اور صوبے کے مابین ایک جگہرا تھا۔ فیڈرل گورنمنٹ کی land reform commission کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ بلوچستان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ اب اس کے بعد اگر فیڈرل گورنمنٹ پھر بھی کہتی ہے ”کہ اس پر میرا حق ہے“۔ تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے صوبے کے ساتھ زیادتی ہے اور ہم اس پر ضرور احتجاج کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ کوئی محکم اس میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

**جناب محمد بنین خان خلجمی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ انرجی):** جیسے کہ آپ نے دیکھا کہ گوجرانوالہ اور کراچی میں، جلسوں میں، اور یہ گیارہ پارٹیوں کا اتحاد جو ماضی میں یا آپس میں ٹرٹتے رہے۔

**جناب اسپیکر:** جی جس نے بات کرنی ہے وہ اپنانام بھیج دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ انرجی:** اور جس طرح کی language تھی، جونواز شریف، ضیاء الحق کا بیٹا جس طرح کی باتیں، مفروض سابق وزیر اعظم جوان گلینڈ میں بیٹھ کر آج جو دعیدار بن رہے ہیں، اس ملک کے اندر جو انتشار پھیلا رہے ہیں یہ ایک غلط روایت اور اداروں کے اور تنقید کرنا یہ غلط ہے۔ کیا بینظیر بھٹو کی تصویریں جس طرح جہاز سے چینی گئیں، آج بلاول کو وہ نظر نہیں آ رہا کہ کس طرح تمہاری ماں کی عزت کو اس طرح انہوں نے تصویریں پھینک کر کے کیا۔ آج آپ کو عزت نظر نہیں آ رہی؟ آج یہاں مفروض سابق وزیر اعظم کو پاکستان

کے اندر یہ چیزیں، یہ لاپتہ افراد تو ان کے tenure میں بھی تھے۔ پچھلی گورنمنٹ ان کی تھی یہاں بلوچستان میں پرائم منستر یہاں کے رہے ہیں، کیا کیا ہے انہوں نے؟ جو چوہدری شارنے پشتو نوں کے ساتھ ظلم کیا پچھلے tenure میں، جو شناختی کا رڑ اور پاسپورٹ پر، کسی نے اُس پر کوئی بات نہیں کی۔ وجہ یہ تھی کہ کسی کو گورنمنٹ میں ہوئی تھی کسی کوشیر کمیٹی میں ہوئی تھی، وہ عوام کے لیے کیا بات کریں گے۔ پچھلے tenure میں مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ اور پشوختخواہ کی گورنمنٹ کس نے گرائی؟ یہ ان کے ساتھ جمعیت نے سب سے پہلے اُس پر sign کیا۔ آج BNP sign نے ANP sign کیا۔ چل رہا honeymoon period کیا۔

ہے۔ مجھے عجیب لگتا ہے کہ کھڑے ہو کر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ پہلے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے آج عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ کیا مدرسے کے بچوں کو اس لیے رکھا گیا ہے ماں باپ نے اسلئے بھجا ہے کہ نواز شریف کی کرپشن بچاؤ یا زرداری کی کرپشن کو بچایا جائے۔ آج حیرت ہمیں ہوتی ہے کہ اس طرح کے معزز رکن جو table بجا رہے تھے۔ اور ہمارے ظہور بلیدی بات کر رہے تھے۔ برداشت رکھیں نا۔ اور ادھر اصغر خان صاحب بات کرتے ہیں۔ کیا اس گورنمنٹ اور اپوزیشن کے اندر کیا ان کے علاقے کی ماں بہنیں نہیں ہیں۔ جس ٹائم جب فنڈر تقسیم ہوتے ہیں تو ادھر مخالفت کرتے ہیں۔ اور آج ان کو سینے سے لگایا ہے۔ خدارا! اُس دن بھی انصاف کرتے جب تُم ان اپوزیشن کے ساتھ جب ادھر، ابھی میں اور کیا باتیں بتاؤں جناب اسپیکر! کہ ان کے ساتھ کیا کیا گیا۔ اور آج تک وہ عدالتوں میں پھر رہے ہیں اور یہ ادھر اربوں کے فنڈر لیکر کے گئے ہوئے ہیں۔ کیا یہ انصاف کیا ہے انہوں نے؟ کیا اُس وقت آپ مخالفت کرتے اپوزیشن کے ساتھ کھڑے ہوتے عدالتوں میں ادھر اپنے districts میں لے گئے۔ کیا اس علاقے کے لوگوں کا حق نہیں تھا۔ ہم نے پھر بھی رکھا ہے اس گورنمنٹ نے اُس میں۔ مگر آپ نے پھر بھی ان سے بات کی نہیں کی۔ آج اپنے مفاد کے لیے باتیں کیے جا رہے ہیں لوگوں کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔ مجھے تو سمجھنیں آتی ہے کہ کیا کریں گے۔ یہ استعفی دیگی، کوئی استعفی نہیں دے گا۔ نہ سندھ گورنمنٹ دے گی نہ پنجاب دے گی نہ federal دے گی، یہ مفاد پرست ٹولہ ہے، یہ صرف اور صرف جمع ہوا ہے اپنے مفاد کے لیے۔ ان کو عوام نے reject کر دیا ہے، یہ اپنا غصہ نکال رہے ہیں۔ اور ان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ مولانا صاحب صدارتی ایکشن میں خود کھڑے ہوئے تھے۔ اگر یہ جمہوریت ٹھیک نہیں تھی تو آپ کیوں کھڑے ہوئے تھے صدارتی ایکشن میں؟ کیا ان کا بیٹا ڈپٹی اسپیکر کا ایکشن لڑنیں رہا تھا؟ تو وہ کس لیے ایکشن لڑا؟ جبکہ آپ کو پہنچتا کہ سب کچھ غلط ہے۔ جب ان کو سیٹین نہیں ملیں 22 نمبر کا گھر چلا گیا۔ تو آج جمہوریت خطرے میں ہو گئی۔ بہت شکر یہ۔

**جناب اپسکر:** شکریہ۔ حی نور محمد مژاہ صاحب۔

جناب نور محمد مژاہ (وزیر محکمہ پلیک ہیلتھ انجینئرنگ و بنی واسما): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب اپسکر! آج جو نہ ممکن قرارداد پیش ہوئی، میں اپنی طرف سے اس کی بھروسہ حمایت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ قرارداد کیوضاحت میں دوستوں نے بہت سی باتیں کی ہیں۔ کچھ عرصے سے ہمارے ملک میں ایک تحریک جو پل پڑی ہے ”پاکستان ڈیموکریٹک مومنٹ“ کے نام سے۔ دو جلسے ہوئے، تیسرا جلسہ کل کوئی نہیں ہوا۔ یقیناً ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے، جمہوریت کے اندر رہتے ہوئے ہر پاکستانی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ پھر یہ جو پارٹیاں ہیں یہ تو ہمارے ملک کی ruling parties ہیں۔ بڑی پارٹیاں ہیں، یقیناً ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بات کریں۔ لیکن بات یہ ہے کہ جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا جو مقصد ہے کم سے کم مقصود پر بات کرنی چاہیے۔ یہاں انہوں نے لکھا ہے کہ پاکستان ڈیموکریٹک مومنٹ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اپنے دوستوں سے کہ ایک تجویز تحریکیں چلتی تھیں مارشل لاء کے دور میں جو MRD وغیرہ یہ اُس وقت چلتی تھیں جب ملک میں مارشل لاء ہوتا تھا۔ تو آج کل ہمارے ملک میں ایک بہت بہترین جمہوریت ہے اس کے تحت ہمارے ملک میں ادارے قائم ہیں۔ یہ اگر میں نہ کہوں تو ان کے ہی دور میں ان کے ہی منہ بولتے ثبوت ہیں۔ جس طرح یہ process start ہوا 2018ء کے ایکشن میں، پیش کن پارٹیوں نے ایکشن میں حصہ لیا کچھ ہارگئی کچھ جیت گئی۔ کن کو اکثریت میں انہوں نے حکومت بنائی، جو اقلیت میں چلی گئی انہوں نے اپوزیشن کا راستہ اختیار کیا۔ تو یہ جو پرائم منظر سے لے کر سینٹ کے چیر مین تک، وزراء اعلیٰ صوبائی اسمبلیوں میں باقاعدہ انہوں نے سارے process میں حصہ لیا۔ دو سال تک انہوں نے اس ایکشن کو غلط نہیں کہا، ان کو selection نہیں کہا۔ جمہوریت ٹھیک تھی اس کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ ہر ایکشن میں جوان کو شکست ہوئی اُس کو انہوں نے تسلیم بھی کیا۔ لیکن دو سال کے بعد یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جو حکومت بنی ہے یہ selected حکومت ہے۔ جمہوریت خطرے میں ہے ہم ابھی اس ملک میں جمہوریت بحال کرنے جا رہے ہیں۔ ٹھیک آپ نے بھی اپنے عوام کو کسی نہ کسی طریقے سے مطمئن کرنا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے جو آج قرارداد پاس ہوئی، آپ لوگوں نے جلسوں میں تقاریر کا جو روخ کیا وہ قابل مذمت ہے۔ وہ اس لیے کہ ہم لوگ تو جمہوری لوگ ہیں، یہ ملک ہمارا ہے ہمارا گھر ہے۔ یہ ملک اگر رہے گا تو ہم اور آپ سیاست کر سکتے ہیں۔ یہ ملک اگر نہیں رہے گا تو نہ آپ رہیں گے نہ ہم۔ تو اس ملک کے ادارے اگر رہیں گے تو یہ ملک چلے گا۔ اگر ملک کے اداروں کو کچھ ہوا تو جلسوں میں آکر ہمارے ملک جو مقدس ادارے systematically

ہیں ان پر انعام لگانا، دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اپنے گھر کی کہانی اندر بیان کرنا، اپنے گھر کی عزت کو اُچھالنا، اپنے اداروں کی تذلیل کرنا، یہ میرے خیال میں ہم جتنی بھی مدد کریں کم ہے۔ نہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ان کو حق حاصل نہیں۔ بیشک ان کو حق حاصل ہے، یہ حکومت سے باہر رہ گئے، انہوں نے اپنے عوام کو ایکشن تک چلانا ہے۔ انہوں نے اپنے عوام کو تسلی دینی ہے۔ لیکن یہ جو قابل مددت بات ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری افواج پاکستان اور ہمارے اداروں کے خلاف جو انہوں نے زبان استعمال کی یہ زبان ان کی اپنی نہیں ہے کسی اور کی ہے، ان کی زبان سے ہمارے ملک کے 20 کروڑ عوام کو جونقصان اور تکلیف پہنچی، automatically اکے بد لے کوئی خوش تو ہوا ہوگا۔ جو ہمیں، پاکستانی اداروں کو جو تکلیف پہنچی، پاکستانی عوام کو جو تکلیف پہنچی اس کے بد لے انہوں نے کس کو خوش کیا۔ ہم اس بات کی مدد کرتے ہیں کہ آپ ٹارگٹ عمران خان کو کرتے ہیں، آپ ٹارگٹ سیاست کو کرتے ہیں۔ لیکن آگے جا کر کسی اور کو خوش کرنا۔ یا ملک کے باہر جا کے بیٹھ جانا وہاں سے اپنے ہی اداروں کو target کرنا اپنے ہی مقدس اداروں کے اوپر غلط بات کرنا۔ واقعی اگر آپ میں ہمت ہوتی یا آپ کی باتوں میں صداقت ہوتی تو آپ یہاں بیٹھ کے یہ بات کر سکتے تھے۔ تو وہاں جا کے آپ کس کے control میں ہے؟ اور ہم یہ ساتھ ساتھ جن کے ساتھ جو اور پارٹیاں ہیں یہ جو stage ان کے خلاف ہمارے قومی اداروں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے، وہ صرف یہ نہیں کہ ایک بندے نے جو بات کی، دوسرے اُس سے بری الذمہ ہیں۔ سارے ایک ہی category میں آ جاتے ہیں۔ وہ سارے اس بات کے مجرم ہیں۔ اس طرح نہیں ہے کہ میں نے بات نہیں کی، دوسرے کہتا ہے میں نے توبات نہیں کی۔ وہ stage کس نے سمجھا اور کس نے دیا انکو؟ یہ تو وہی لوگ ہیں، ہم اور آپ تو سارے جانتے ہیں ایسے تو نہیں ہے۔ ٹھیک ہے عوام کو یقوف کرنے کے لئے آپ لوگوں نے ایک تحریک چلائی، سارے ایک جگہ ہو کے، اپنی اقتدار کی خاطر۔ آپ کا حق بتتا ہے لیکن یہ ہے کہ قومی ادارے ہمارے مشترکہ ادارے ہیں ان پر غلط زبان استعمال کرنا ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اپنے پاکستانی اداروں کے خلاف بات کرنا، یہ ہر اُس XXX کی بات ہے ہر XXXXXX میں تو کہتا ہوں یہ وہ XXXXXXXXX۔۔۔

(مداخلت۔شور)

**جناب اسپیکر:** کیا کیا؟ غیر پارلیمانی الفاظ کا روائی سے حذف کیئے جائیں۔

وزیر محکمہ پیلک ہیلتھنجینئر نگ و بی و اسما: میں کہتا ہوں اپنے، اگر آپ لوگوں نے اداروں کیخلاف بات کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آج کی جو speech میں جتنے غلط الفاظ ہیں۔ جتنے الفاظ یہاں سے وہاں سے استعمال

ہوئے ہیں انکو حذف کیا جائے۔

**میرا خڑھسین لالگو:** آئین کو معطل کرنا ہے ملک کو دوزخ بنانا ہے۔

**جناب اسپیکر:** اپنی speech جاری رکھیں۔

**میرا خڑھسین لالگو:** سب سے بڑی X تو یہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جتنے غیر پاریمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو حذف کیا جائے۔

**وزیر یحکمہ خزانہ:** دُمڑ صاحب جب بولیں گے پھر اس کو voting کیلئے پیش کریں۔ کیونکہ بہت بول چکے ہیں وہ بھی بول چکے ہیں، ہم بھی بول چکے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ نہیں بولا ہے۔۔۔ (مداخلت - شور)

**وزیر یحکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و بی و اسا:** بھائی! بیشک آپ بھی بولیں۔ لیکن آپ کے stage سے ایسی باتیں ہم نے سنی ہیں کہ فلاں اگر آج کسی کیسا تھا نہیں دیا وہ سب سے X پاکستانی ہیں یا سب سے X پشتوں ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ میرا یحق بتتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو پاکستانی اداروں کے خلاف بات کرتے ہیں وہ سب XX ہے۔ وہ سب XXXXXXXXXXXXX جو اپنے قومی اداروں کے خلاف بات کرتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی غیر پاریمانی الفاظ حذف دیں۔

**وزیر یحکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و بی و اسا:** جناب اسپیکر! میرا یحق بتتا ہے۔ اپنے اداروں کے خلاف جوبات کرتے ہیں وہ کسی اور کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ محترم ہاؤس ہے یہ جلسہ گانہیں ہے۔ تمام غیر پاریمانی الفاظ حذف کیئے جائیں۔

**وزیر یحکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و بی و اسا:** ٹھیک ہے جناب اسپیکر! شاید میں جذبات میں یہ بات جو میں نے کی۔ بہر حال میں کہنا چاہتا ہوں کہ انکو، ہر اس شخص کو XXX۔ ہر اس شخص کو آئین کے اندر رہتے ہوئے اپنے حقوق کی بات کرنی چاہیے۔ لیکن یہ جو ہمارے اداروں کے خلاف بات ہوتی ہے یہ وہی لوگ ہیں ہم سارے ایک دوسرے کو جانتے ہیں، ہم سارے ایک دوسرے کے ماضی کو جانتے ہیں۔ ہمارے ملک کے عوام، ہم سب کو جانتے ہیں آپ کی حکومتیں بھی گزری ہیں۔ آپ کے دور بھی ہر کسی کو یاد ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہمارے پاکستانی عوام آندھے ہیں یا ان کو یہ ماضی یاد نہیں ہے۔ ماضی بھی ان کو یاد ہے مسلم (ن) کی حکومت بھی یاد ہے پیپلز پارٹی کی حکومت بھی یاد ہے۔ ہمارے صوبے میں جنہوں نے حکومتیں کی ہیں وہ چاہے قوم پرست ہو، چاہے مذہب پرست ہو، سب کی حکومتیں ہر کسی کو یاد ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ سیاست کرنا ہر کسی کا حق ہے۔ لیکن ہمارے

☆ بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔  
قوی اداروں پر بات کرنا یہ مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ غلط کام ہے اور کل یہاں جوبات ہوئی تھی  
ہمارے ایک نورانی صاحب کے نام سے ایک بندے نے آزاد بلوچستان کی جوبات تھی۔ یہ stage کس نے  
سمجایا کس نے انکو دیا؟ کیا ایک کوئی ذی شعور انسان، یا ذی شعور پاکستان یہ کر سکتے ہیں؟ ہمارے ملک کی  
ایک state ہے۔ اس کا ایک انج بھی ہم کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن ایک stage پر یہاں آکے  
یہ بولنا کہ یہ بلوچستان کو ایک آزاد ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ یہ stage کس نے سماں کے ان کو دیا؟ کیا آپ  
اس بندے کو انعام دیں گے؟

جناب اسپیکر: جی ہاؤس۔

وزیرِ محکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و بی و اسا: اس کو آپ agent کہہ دیں کس کی خوشنودی کے لئے اُس نے  
بات کی ہے؟ تو جناب اسپیکر! بتیں یہاں تک ہوئی ہیں کہ انکو جو بھی لفظ دیں یہ میرے خیال میں کم ہے۔ تو اس  
لیے میں کہتا ہوں کہ آج ایک قرارداد پاس ہوئی۔ یہ قرارداد میں تو کہتا ہوں کہ ہم من و عن اُنکے ساتھ ہیں اور ہم  
نمذمت کرتے ہیں کہ ہمارے قوی اداروں کے خلاف جو بتیں ہوئی ہیں اور مستقبل قریب میں تو، مجھے تو ان کا  
اتحاد و اتفاق نظر نہیں آرہا ہے۔ اگر ہو بھی تو کم از کم ان کے stage سے قوی اداروں کے خلاف بات نہیں ہونی  
چاہیے۔ شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ میرے خیال میں اس میں۔۔۔ (مداخلت) ایک منٹ نہیں ابھی ادھر بھی تو دینا  
پڑے گا۔ جی ایک منٹ مجھے کچھ بولنے دیں۔ اس میں ایک۔۔۔ (مداخلت) اس میں، سلیم صاحب! بیٹھیں۔  
بات یہ ہے کہ اس issue پر اس قرارداد پر گورنمنٹ کی طرف سے تقریباً سارے ممبرز بولنے کو تیار ہیں۔ آپ کی  
طرف سے بھی سارے، میرے خیال میں ہم اس میں scrutiny کرتے ہیں کچھ آپ کی طرف سے ہو اور کچھ  
وہاں سے۔ لیکن یہ بہت پھر آپ، بہت سارا ہمارا ایجاد اچھا ہوا ہے۔۔۔ (مداخلت)

میرا خنزیر حسین لانگو: جناب اسپیکر! قرارداد پر جو بولنا چاہے وہ بول سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: ایجاد ابہت زیادہ ہے۔۔۔ (مداخلت)

میرا خنزیر حسین لانگو: آپ کے rule کے مطابق جناب اسپیکر! جو بولنا چاہے وہ اُس کا حق ہے۔

جناب اسپیکر: میں اس پر کہتا ہوں کہ کچھ آپ کی طرف سے ہو اور کچھ ادھر سے ہو۔۔۔ (مداخلت) نہیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: rule کے مطابق آپ مہربانی کر لیں اسمبلی کو اُس کے rule اور قاعدہ کے تحت چلا کیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں اس میں بہت چیزیں ہم ایجاد اپر۔۔۔(داخلت)

**میرا خڑھسین لانگو:** سلیم صاحب بولنا چار ہے ہیں آپ انکو بولنے دیں۔۔۔(داخلت)

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب اسپیکر صاحب!

**جناب اسپیکر:** چلو اختر! آپ بات کریں۔ ایک منٹ سلیم صاحب۔۔۔(داخلت)

**ملک نصیر احمد شاہوی:** حمل! ایک منٹ۔

**جناب اسپیکر:** ابھی تک بیٹھے بھی ہے۔۔۔(داخلت)

**ملک نصیر احمد شاہوی:** حمل! ایک منٹ۔ حمل! حمل!

**جناب اسپیکر:** سلیم صاحب! آپ بیٹھیں۔ میں! آپ بیٹھ کر بات نہیں کریں۔ ہاؤس کو، میرے خیال میں

وہاں سے ایک بولے گا پھر آپ جواب دیں گے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں اس قرارداد کو۔

**جناب اسپیکر:** جی اختر لانگو صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** سر! ایک منٹ۔ اختر بات کریں اُس سے پہلے میں کہتا ہوں کہ جب اس قرارداد کو

ہمارے اتنے زیادہ ساتھیوں نے سب مل کر لائے ہیں تو سب بولیں پھر کیا ہے، ہم بات کریں گے۔(داخلت)

**میرا خڑھسین لانگو:** جی مشترکہ کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! سلیم صاحب!۔۔۔(داخلت) میں سلیم کھوسکی

بات سے اتفاق کرتا ہوں اس میں کچھ amendments کرتے ہیں اس کو مشترکہ لاتے ہیں۔ میں اُنکی

بات سے اتفاق کرتا ہوں۔۔۔(داخلت)

**جناب اسپیکر:** بس آپ بات کریں۔

**میرا خڑھسین لانگو:** میں کچھ amendments کر کے اس کو مشترکہ لاتا ہوں۔۔۔(داخلت)

**جناب اسپیکر:** اختر بات کریں۔

**میرا خڑھسین لانگو:** اُس میں۔ زیرے! ایک منٹ۔

**نصراللہ خان زیرے:** اصل میں خوشنودی حاصل کرنے اپنے نمبر بڑھانے کیلئے لائے ہیں تاکہ میں دوبارہ

جیت سکوں۔

**جناب اسپیکر:** کھوسکے صاحب! چیزوں کو آگے بڑھنے دیں۔ جی اس طرح آپ آپس میں بات نہ کریں۔

اور ایک دوسرے کوشورے نہ دیں ہاؤس کو چلنے دیں۔

**میرا خڑھسین لانگو:** جناب اپیکر! فلور آپ نے مجھے دیا ہے۔

**میرا خڑھسین لانگو:** أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَيْطَنٍ الرَّجْيمِ - نَسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - شَكْرِيَّه جناب اپیکر! آج کی جو مذمتی قرارداد ہے یہ PDM کی جو ایک مومنٹ بنی ہے۔۔۔

**جناب اپیکر:** جی آپ لوگ please سنئں۔

**میرا خڑھسین لانگو:** پاکستان ڈیموکریٹک مومنٹ اور اُس کے حوالے سے ایک تحریک پاکستان میں چلی ہے۔

جس کے حوالے سے کوئئہ والا کل کا ہمارا جلسہ یہ اُس series کا تیرا جلسہ ہے۔ اس کے بعد ملتان میں بھی جلسہ ہونا ہے پشاور میں بھی ہونا ہے لاہور میں بھی ہونا ہے۔ یہ پہلا اور اگلے phase میں پھر ہم اس تحریک کی دوسری شکلوں کی طرف PDM کے قائدین بیٹھ کر فیصلہ کریں گے اور اُس میں جائیں گے۔ اب بہت ساری چیزوں کی مذمت کرنا باقی ہے دوستوں کے لیے۔ اب جناب اپیکر! یہاں۔۔۔ (داخلت) series ہے۔

تو جناب اپیکر! اسی فلور پر کچھ دن پہلے ہم نے یہاں دو تحریکیں تو اپر بحث کی ایک بلوجھستان میں چیک پوسٹوں کے حوالے سے اور حیات بلوج کی شہادت کے حوالے سے تھی۔ دوسری تحریک التوا یہاں جس پر سیر حاصل بحث ہوئی، تمام ممبران تمام ساتھی بولے۔ وہ تھی نواب اکبر خان بگٹی کی شہادت۔

26 اگست انگلی برنسی کا دن تھا، اُس پر بحث ہوئی۔ اور پچھلے دو سال ہم مسلسل یہاں بیٹھ کر اس اسembly میں کئی قراردادوں پر کئی تحریکیں تو اپر ہم نے بحث کی۔ اب جناب اپیکر! آتے ہیں ان جلسوں کے حوالے سے میرے دوست اصغر خان نے میں اُس تفصیل میں نہیں جاؤ نگاہ ان تمام جلسوں میں جو باقی ہوئی ہیں، ان تمام باتوں کا حوالہ انہوں نے دیا ہے میں اُس کی repetition میں نہیں جاؤ نگاہونکہ معزز زیوان کے ساتھ وقت کم ہے۔ اب جناب اپیکر! آتے ہیں اداروں کے خلاف ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ ان جلسوں میں بات ہو رہی ہے یا یہ مومنٹ اداروں کے خلاف یا کسی مخصوص اداروں کے خلاف بنائی گئی ہے۔ جناب والا! کل کے جلسے میں بھی ساتھیوں کو اعتراض تھا سب سے بڑا اعتراض میں خان نے کہا۔ دیکھیں جناب اپیکر! میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں جو نظرت کے خلاف چیزیں ہوتی ہیں وہ طعنہ بن جاتی ہیں معاشروں کے لئے اور افراد کے لیے۔ ابھی میمن خان صاحب نے کیا کہا کہ ضیاء الحق کا بیٹا، اگر اُس وقت جزل ضیاء الحق وہ پارٹی نہ بنتا اگر اُس وقت وہ مارشل لاء لگا کر آئیں کو معطل نہ کرتا اگر اُس وقت وہ دس سال تک متعلق العنوان بادشاہ کی حیثیت سے اس مک پر اور اس ملک کے اداروں پر قبضہ نہ کرتا اگر اپنے حلف کی جو آئینی حلف ہے اُس جزل مشرف نے جو

فوج اٹھاتی ہے۔ اگر اُس وقت جزل ضیاء الحق اپنے اُس حلف کی پاسداری کرتا اور اُس سے روگردانی نہ کرتا اور

پاکستان مسلم لیگ (ن) نہ بنا تا، آج مبین صاحب کو ہی وہ بات بُری لگ رہی ہے ”کہ جزل ضیاء الحق کا بیٹا“، تو جناب والا! یہی وہ کام ہے۔۔۔ (مداخلت) تو جناب اسپیکر! مبین صاحب نے ایک دفعہ نہیں تین دفعہ repeat کیا۔ جناب اسپیکر! یہی کام جزل ایوب خان نے کیا، انہوں نے پاکستان کے آئین کو توڑا، پاکستان میں مارشل لاءِ گایا، یہی کام جزل تیجی خان نے کیا۔ یہ سارے political دوست بیٹھے ہوئے یہ justify کر دیں ہمیں۔ یہ دلیل کے ساتھ ہمیں سمجھادیں کہ اس ملک کے آئین کو معطل کر کے مارشل لاءِ گانا کیا یہ اس ملک کی بدنامی اس ملک کی بے عزتی کا باعث نہیں بنتا؟ کیا وہ ایک چار تقاریر ان جلسوں میں وہ بدنامی کا باعث بنتی ہیں؟ کیا اس ملک کے جزو کو، اس ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت کے جزو کو گرفتار کر کے گھروں میں نظر بند کرنا۔ سپریم کورٹ کو معطل کرنا۔ (مداخلت۔ اراکین بغیر مائیک کے بولے)

**میرا کبر آسکانی:** جناب اسپیکر صاحب!

**جناب اسپیکر:** وہ شامل ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

**میراختر حسین لانگو:** تو جناب اسپیکر!۔۔۔ (مداخلت۔)

**جناب اسپیکر:** جن جن کو موقع نہیں ملا تحاکل کے۔۔۔ (مداخلت)

**میراختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! مبین کی یہ بات حذف کارروائی سے کروادیں، ماںیں، بہنیں ہم سب کے گھروں میں ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی آپ مختصر کریں تاکہ باقی دوستوں کو موقع ملے۔

**میراختر حسین لانگو:** میں کسی اور کی ماں کی عزت نہیں کروں گا تو کوئی میری ماں کی بھی عزت نہیں کریگا۔ میں کسی کی بہن کی عزت نہیں کروں گا کوئی میری بہن کی بھی عزت نہیں کریگا۔ ماںیں بہنیں سب کے گھروں میں ہیں۔

**حاجی احمد نواز بلوج:** مبین بھائی چادر و چارڈیواری کی پامالی کر رہے ہیں اس کو حذف کیا جائے۔

**میراختر حسین لانگو:** تو جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** مجھے بھی نکلوادو گے تم لوگ۔

**میراختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! میں عرض کر رہا تھا کیا سپریم کورٹ کے جزو کو گرفتار کر کے گھروں میں نظر بند کرنا یہ ملک کی بدنامی کا باعث نہیں بنا؟ کل کی تقریر میں جتنے بھی اکابرین تھے اس سے پہلے کی تقاریر آج کل سو شل میڈیا کا دور ہے کسی کو خوش کرنے کیلئے ان چیزوں کو توڑ مردوڑ کے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جناب والا! ان تمام تقاریر جو ملتان کی ہوں، کراچی کی ہوں، اور کل کوئی کے عظیم الشان جلسے کی ہوں، جناب والا! اُس میں سب نے

کہا ہے کہ فوج ہمارا ادارہ ہے پاکستان ہمارا ملک ہے۔۔۔ (داخلت)

جناب سليم احمد کھووسہ (وزیر مکملہ مال): جناب اسپیکر! ختم نہیں ہو گا میرے خیال میں سب دوستوں نے اس پربات کر لی ہے۔ اس پروونگ کرادیں قرارداد کو پاس کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اس کو complete کرنے دیں۔

وزیر مکملہ مال: آپ اس پروونگ کر لیں۔

میرا خڑح سین لانگو: تو جناب اسپیکر!۔۔۔ (داخلت۔شور) ابھی تو شروع کیا ہے۔

وزیر مکملہ مال: جناب اسپیکر صاحب! وونگ کر لیں۔۔۔ (داخلت۔شور)

جناب اسپیکر: اس طرح ہاؤس نہیں چل سکتا۔۔۔ (داخلت۔شور) بہت شور ہے بھائی! اس طرح نہیں ہوتا آپ لوگ آرام سے بیٹھیں اس طرح شور نہیں کریں۔۔۔ (داخلت۔شور) اس طرح شور میں نہیں ہو گا۔ اپوزیشن کی طرف سے شور ہے ادھر سے شور ہے۔

میرا خڑح سین لانگو: ایک سینڈ فلٹیٹ بھرتی ہوتا ہے اور جزل کے عہدہ تک۔۔۔ (داخلت۔شور)

جناب اسپیکر: آپ اپنی بات complete کریں۔۔۔ (داخلت۔شور)

میرا خڑح سین لانگو: اور وہ Papa John's Pizza جیسے ادارے کا ماک بنتا ہے۔ کیا ان اداروں کو کس نے روکا ہے؟۔۔۔ (داخلت۔شور) تو جناب والا!۔۔۔ (داخلت۔شور)

جناب اسپیکر: ایک منٹ بولنے دیں۔

میرا خڑح سین لانگو: میں سليم کھووسہ سے اس ایوان میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ۔۔۔ (داخلت۔شور)

جناب اسپیکر: شور میں نہیں ہو سکتا یہاں شور میں نہیں ہو سکتا۔ اس کو نہادیتے ہیں۔۔۔ (داخلت۔شور) آیا مشترکہ ممنوفہ منظور کیا جائے؟ (داخلت۔شور) منظور کیا جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔۔۔ (داخلت۔شور)

میرا خڑح سین لانگو: میں ظہور کھووسہ کو حلف دے کر ان سے پوچھتا ہوں کہ حیات بلوج کا قتل جائز ہے؟

جناب اسپیکر: آیا مشترکہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ کتنے دوٹ ہیں؟ مشترکہ قرارداد نمبر 30 منظور ہوئی۔۔۔ (داخلت۔شور) شور میں نہیں ہوتا یہ آپ لوگوں نے شور کیا ادھر سے شور ہوا۔ مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔۔۔ (داخلت۔شور) آپ لوگوں نے بولنے نہیں دیا۔ وہ منظور ہوئی۔۔۔ (داخلت۔شور) نہیں آپ لوگوں نے کسی کو بولنے نہیں دیا۔ آپ لوگوں نے انکومو قع نہیں دیا۔

چیئرمین برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات کی مجلس کی رپورٹ جناب زادبعلی ریکی صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت۔شور) زادبعلی تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت۔شور) نہیں آپ لوگ بولنے دیں اب شور شراب میں نہیں ہوتا۔ آپ لوگوں نے بھی شور کیا انہوں نے بھی شور کیا۔ وہ شور میں تو نہیں ہو سکتا وہ تو منظور ہو گئی۔۔۔ (مداخلت۔شور) آپ دوبارہ کرو گے آپ اپنی قرارداد لے آئیں۔ آپ اپنی قرارداد لا گئیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) جناب زادبعلی ریکی صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر 3 پیش کریں۔ آپ کا استحقاق ہے آپ لوگ دوبارہ لا گئیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) دیکھیں! آپ لوگوں نے بھی میری بات نہیں مانی، انہوں نے بھی نہیں مانی۔۔۔ (مداخلت۔شور) جی دیکھیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) دیکھیں اب اُس کو دوبارہ لا گئیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) آپ لوگ بھی شور کر رہے تھے انہوں نے بھی شور کیا میں کیا کرتا؟ مجلس قائمہ کی اتفاقیہ خالی اسامی کو پُر کیا جانا۔۔۔ (مداخلت۔شور) اراکین مسلسل بولتے رہے۔ شور) کیونکہ شور بہت زیادہ ہے۔ آپ اس پر لا گئیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) آپ نے بھی وہ نہیں کیا نا۔

اب اسمبلی کا اجلاس روز جمعرات مورخہ 29 اکتوبر 2020ء بوقت چار بجے شام تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 8 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



میاختات 26 اکتوبر 2020ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

61

میاختات 26 اکتوبر 2020ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

62

میاختات 26 اکتوبر 2020ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

میاختات 26 اکتوبر 2020ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

64